یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام و سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

اخبار اہلحدیث

امرتسر

گر مسلمانی مرا پرسید از روئے یقین
ما گرفتیم اصول حدیث کیا ہے

جلد ۱۲ نمبر ۱۴

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		عہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	للعہ
عام خریداروں سے	"	عہ
" ششماہی		عہ
ممالک غیر سے سالانہ		۵ شلنگ ۴ پنس
" ششماہی		۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۵ فروری ۱۹۱۵ء روز جمعہ

امرتسر کی میونسپل کمیٹی

قابل توجہ گورنمنٹ اور صاحب پریزیڈنٹ

اس میں شک نہیں کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی کی حالت دن بدن بہتر ہوتی جاتی ہے جب سے مسٹر کنگ ڈپٹی کمشنر ہو کر امرتسر میں کمیٹی کے پریزیڈنٹ ہوئے ہیں۔ بہت سے کام کمیٹی نے اہل شہر کے آرام و آسائش کے کئے ہیں۔ شراب کی دکانیں شہر سے باہر کرنے کا فیصلہ بھی مسٹر کنگ کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ آج کل شہر کے بازاروں کے نیچے بڑے بڑے نالے بن رہے ہیں جنمیں بارش کا پانی بہا کرے گا اور اوپر کی نالیاں جو ہمیشہ گندی رہتی تھیں جن کی بدبو سے بعض بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوتا تھا وہ بھی درست کی جاویں گی۔ کوچوں کا فرش ایسا مصفے اور قیمتی لگایا جاتا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے رئیس کے گھر میں بھی شاید نہ ہوگا۔ اس کا سارا خرچ گورنمنٹ نے دیا ہے۔ امید ہے ان سب باتوں کا صحت پر بہت اچھا اثر ہوگا جس کے لئے اہل شہر گورنمنٹ اور میونسپل کمیٹی اور صاحب پریزیڈنٹ کے شکرگزار ہیں۔

مگر جو بات اس موقع پر قابل ذکر ہے وہ اور جو اور اسی پر ہم گورنمنٹ کی اور پریزیڈنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اہل شہر کی صحت کے لئے سب سے پہلے جو نسخہ تجویز ہوا تھا وہ پانی کا تھا جس کے لئے واٹر ورکس (نل) لگانا تجویز ہوا۔ اہل شہر نے بڑی خوشی سے اس کے متعلق محصول دینا پسند کیا۔ اور بلا کسی کراہت کے اور بغیر اختلاف کے سب نے اس پانی کو پسند کیا مگر آج جو ہم غور کرتے ہیں تو جس غرض (صحت) کے لئے یہ کام جاری ہوا تھا جس پر آج تک ۱۹ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے اس غرض کا پورا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بہر بازار تو نلکے عام ہیں جہاں سے سقے مشکیں بھر بھر کر بازاروں میں چھڑکاؤ کرتے اور نالیاں دھلاتے ہیں۔ مگر کوچوں میں نلکے ابھی تک نہیں پہنچے جہاں سے لوگ پانی کو کھانے پینے میں خصوصیت سے استعمال کریں بلکہ کوچوں میں نلکے لگوانے کیلئے یہ شرط لگائی جاتی ہے کہ اہل محلہ اپنے خرچ سے لے جاویں یہ شرط پہلے ہی بہت ثقیل تھی اب تو اور بھی سخت مانع ہوگی۔ کیونکہ پختہ فرش جو اب لگ رہا ہے اس کا اکھڑنا اور بنوانا بہت کچھ لاگت چاہیگا جس کے خوف سے اہل محلہ اپنی لاگت سے نلکا لگوانے کی جرأت نہ کر سکیں گے چونکہ اہل شہر کی صحت میں پانی کو بہت کچھ دخل ہے اس لئے مناسب بلکہ واجب تھا کہ کوچوں میں نلکوں کی تکمیل

گلزار احمدی یعنی معارج النبوت کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت رعایتی ۸ مینجر

ahmadimuslim.de

فرش سے پہلے کرائی جاتی جہاں سے علاوہ مفید صحت ہونے کے کھیتی کو آبیانہ کی آمدنی بھی ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا جس کا اہل شہر کو بہت خیال ہے جن کوچوں میں ابھی فرش نہیں لگایا گیا اُن میں نالوں کی تکمیل پہلے کرائی جائے تو ابھی موقع ہے۔ امید ہے صاحب پریزیڈنٹ خصوصیت کے ساتھ اس پر متوجہ ہونگے کہ کوچوں میں بڑی نالی کیطرف سے لگنی چاہئے۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ *

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

بابت آیت حَرَّمَ

اس بات کا ذکر ضروری نہیں کہ مذاکرات علمیہ متعلق قرآن و حدیث بھی ایک قسم کی تعلیم و تدریس ہے بلکہ بلحاظ عموم فائدہ اور بقا کے مفید تر۔ کیونکہ تدریس میں تو چند مخاطبین کو فائدہ ہوتا ہے اخبار میں ہزاروں کو اور پھر اُن کے سوا آیندہ نسلوں کو بھی اس لئے گذشتہ مذاکروں میں احادیث کی بابت مشکلات کا اظہار کر کے معلمین اور واعظین کو متوجہ کیا گیا تھا جن پر اہل علم نے توجہ کر کے قوم کو فائدہ پہنچایا۔ ہنوز جو جو مذاکرات جاری ہیں اُنکی مدت بہت کم رہگئی ہے مہربانی سے اہل علم توجہ کر کے جواب دیں۔

مزید آسانی جو صاحب وقت لگا کر اپنے علم سے ناظرین کو فائدہ پہنچائیں مناسب نہیں کہ محصولڈاک کا بوجھ بھی اُن پر ڈالا جائے۔ اس لئے جو صاحب اس بوجھ کے متحمل نہ ہو سکیں وہ اطلاع دیا کریں تو اُن کو محصول ڈاک دفتر سے بھیجا جائے گا جو اُن کا حق ہے۔

آج جس آیت کو میں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ درج ذیل ہے:۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (پ ۸ ع ۶)	(اے نبی علیہ السلام) تو یہ کہدے آؤ میں تبلاؤں جو اللہ نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ہی تمکو اور اُن کو رزق دیتے ہیں۔ اور بیحیائی کے ظاہری اور باطنی کاموں کے نزدیک نہ جاؤ اور کسی نفس کو ناحق قتل نہ کرو جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اس بات کی تمکو ہدایت کرتا ہی تاکہ تم عقلمندی کے کام کرو۔ اور یتیم جبتک بلوغت کو نہ پہنچے اُسکے مال کے قریب بھی نجاؤ سوا اُس طریقے کے جو اُس کے حق میں اچھا ہے ماپ اور ترازو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو ہم کسی شخص کو اُسکی

طاقت سے زیادہ حکم نہیں دیتے اور جب بولو انصاف سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو اور اللہ کے نام کے وعدے پورے کیا کرو۔ اسی بات کا اللہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم نصیحت پاؤ۔

یہ آیت توحید اور اخلاق کی جڑ بنیاد ہے ایسی کہ اس کی مثل کسی کتاب میں ملنی مشکل ہے۔ مگر قابل مذاکرہ بات یہ نہیں بلکہ اس آیت کی وہ مشکل قابل تذکرہ ہے جو بلحاظ ترکیب نحوی کے پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے۔

ترکیب نحوی کے بموجب اَلَّا تُشْرِکُوْا مفعول ہے حرم کا اور یہ مرکب ہے یعنی عدم الشرک کیونکہ اس میں اَنْ مصدریہ داخل ہے لَا تُشْرِکُوْا پر اَنْ مصدریہ اپنے مدخول کو ساتھ لیکر مصدری معنی میں ہوتا ہے۔ پس معنے یہ ہوئے کہ اللہ تعالی نے تم پر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے ظاہر ہے کہ جب شرک نہ کرنا حرام ہوا تو شرک کرنا واجب ہوا (بحکم نقیض الفرض لاینہ المحکمۃ) کم از کم جائز ٹھیرا۔ حالانکہ یہ عقیدہ کفر ہے۔

نیز اس کے آگے جو مفعول آئے ہیں وہ سب منقلب ہو جاوینگے یعنی حرام کیا ماں باپ احسان کرنا اور اولاد کو نہ مارنا بھی حرام کیا اور فواحش کے نزدیک نہ جانا بھی حرام کیا نفس کو قتل نہ کرنا بھی حرام۔ غرض یہ سب بجائے توحید اور اخلاق کے منقلب ہو کر شرک اور بداخلاقی کے مخزن بنجاینگے (اعاذنا اللہ منہ)

امید ہے اہل علم خصوصاً معلمین ترجمۃ القرآن اس مشکل کو بہت جلد حل فرماوینگے۔

مسلم یونیورسٹی میں علماء دین

اہل حدیث مورخہ ۲۲ جنوری میں ہمنے ایک نوٹ لکھکر جناب سکرٹری مسلم یونیورسٹی کو جواب کی تکلیف دی تھی یہ پوچھا تھا کہ دس علماء دین جو یونیورسٹی میں منتخب ہوئے ہیں اُن کو کس نے منتخب کیا ہے اور عالم دین کی تعریف کیا سوچی گئی ہے سکرٹری صاحب نے تو ابھی تک جواب نہیں دیا مگر معصر ہمدرد دہلی مورخہ ۲۶ جنوری کے ایک نوٹ سے ہمکو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہے۔ ہمدرد سے معلوم ہوا کہ مسلم یونیورسٹی کے کل ممبر ۲۰۰ ہونگے اُن میں سے ۱۹۰ مختلف طبقوں (زمینداروں، جاگیرداروں، گریجوایٹوں اور اڈیٹروں وغیرہ) کے قائم مقام ہونگے اور دس طبقہ علماء کے قائمقام۔ سب طبقوں کا انتخاب اس طرح رکھا گیا ہے کہ ایک تاریخ مقرر تھی اُس تاریخ تک اُس طبقے کے جس فرد نے اپنا نام لکھایا اُسکو راے دہند سمجھا گیا۔ اُس تاریخ کے بعد اُن راے دہندوں کی ساری فہرست مکمل کر کے سب کے پاس بھیجدی

* چونکہ مذاکرہ کی مدت ۲ ماہ مقرر ہے اس لئے تاریخ لکھی جاتی ہے اصحاب رقم مطلع رہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہ ان میں سے اتنے ممبروں کی (جتنے نامزد کرنے ہوں) بابت رائے دیں۔ رائے دہندوں کی کثرت رائے سے اُس طبقہ کا انتخاب ہو گیا۔ مثلاً ایڈیٹران اسلامی اخبارات کے دس قائم مقام نامزد کرنے ہیں اور رائے دہندہ سو ایڈیٹر ہیں تو ان سب کے پاس وہ فہرست بھیجکر درخواست کی گئی تھی کہ دس آدمی منتخب کریں جن دس پر کثرت ہوئی وہ منتخب ہو گئے۔ اسی طرح ہر طبقے سے برتاؤ کیا گیا مگر علماء دین ایسی بیکار فضول اور ناقابل التفات بلکہ محض وزن شعر جماعت ہے کہ ان کا انتخاب اُن کے ہاتھ میں نہیں دیا گیا بلکہ اُن کو وہ ایکٹوتے ممبر منتخب کریں جو اُن کے طبقے کے نہیں ہیں۔ اس لئے سارے پنجاب سے ایک بھی عالم جو باقاعدہ علوم دینیہ سے واقف ہو نہیں منتخب ہو سکا علماء کے لئے کس قدر غور کا مقام ہے کہ قومی اور مذہبی جلسے ہوں جلسوں میں جوش دلا کر چندے کرانے کا کام ہو فتوے نویسی ہو حلال حرام کی تمیز کا سوال ہو یہاں تک کہ کسی عبد الحمید جیسے سلطان کو تخت سے معزول کرکے دوسرے کو بٹھانا ہو تو اسی بیکار جماعت سے فتوے لیا جائے مگر مسلم یونیورسٹی میں ان کے سارے دس ممبر ہوں تو اُن کا انتخاب بھی ان کے سپرد نہو۔ یا للعجب و ضیعۃ الادب حالانکہ ہم دیکھتے ہیں علماء دین کا منصب دوسروں کی نسبت دائمی اور مستقل ہے کیونکہ یہ ممکن ہے ایک زمیندار آج بہت سی زمین کا مالک ہے تو چند دنوں میں فلاکت زدہ ہو جائے۔ آج ایک جاگیر دار ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک اخبار کا اڈیٹر ہے تو کل کو نہ رہے آج ایک بی اے ہے تو کل کو کسی خفگی پر یونیورسٹی اُس کی سند ضبط کرلے۔ یہ سب کچھ ممکن ہے بلکہ ہو رہا ہے مگر علماء دین کا منصب ان سب آفات سے بالا تر ہے تاہم ان کے ساتھ تو یہ برتاؤ کیا گیا ہے اور اُن کے ساتھ وہ۔ انا للہ۔

ممکن ہے کسی دل میں وہم گزرے کہ ایسا کرنے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ عالم دین کی کوئی تمیز نہیں کون ہے۔ دوم یہ کہ علماء میں باہمی چپقلش اتنی ہے کہ ایک دوسرے کو چاہتا نہیں۔ تو ان دونوں باتوں کا جواب آسان ہے۔ عالم دین کی تعریف سب جانتے ہیں۔ ہم بھی بتلائے دیتے ہیں جو اس قسم کی مجالس میں کام آسکتی ہے گو عالم دین کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علوم عربیہ کے ذریعہ براہ راست علوم دینیہ سے واقف ہو مگر مجلسی فیصلے کے لئے یہ کافی ہے کہ اسکو پاس کسی مستند عربی مدرسہ کی یا سرکاری عربی امتحان کی اعلےٰ سند ہو۔ ایسا آدمی علماء کے لئے رائے دے سکتا ہے اور ایسا آدمی علماء کا قائم مقام ہو کر مسلم یونیورسٹی میں علوم عربیہ کی بابت اظہار رائے ہو سکتا ہے۔ رہا علماء کا اختلاف سو چند روز پہلے تو ہم اس کو باور کرتے تھے کہ علماء میں سب سے زیادہ اختلاف و شقاق ہے لیکن اب نہیں کیونکہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہر طبقے میں خصوصاً ایڈیٹروں اور گریجوایٹوں کے طبقے میں ان سے بھی زیادہ شقاق و نفاق ہے ؎

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

تو پھر کیا اس اختلاف سے ڈر کر ان طبقوں کو حقوق سے محروم کیا گیا؟

تعجب ہے کہ ہمعصر ہمدرد کو سید فضل الحسن صاحب بی اے کے عدم انتخاب پر (جس کا ہمیں بھی رنج ہے) بار ہا سخت سے سخت مضامین لکھنے پڑے مگر علماء کے انتخاب کی بنیادی غلطی پر کچھ نہ لکھا افسوس انا للہ۔

کیا ان حالات کے ہوتے ہوئے کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے علماء سے محبت یا عقیدت ہے؟ (شائد)

اخیر میں ہم منتخب شدہ علماء ممبران سے امید کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ بزور اس غلطی کی اصلاح کرا دینگے اور اگر انہوں نے بھی توجہ نہ کی تو کہا جائے گا ؎

از ماست کہ بر ماست

تقابل ثلاثہ۔ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ
قیمت عہ مع محصولڈاک
(مینیجر)

قادیانی مشن

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکال لیتے ہم اسی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:۔

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرے کہ کس طرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا) کی صداقت ظاہر کر رہا ہے (ریویو قادیان جنوری)

اہلحدیث۔ کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے۔ کہ آپ ہی تو ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اُڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہ پیشگوئی بھی تو اسی قسم کی ہے جس میں نہ تعیین زمان ہے نہ تعیین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے ؎

مجھکو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور اُنہوں نے ذات خاص کیلئے معیار صداقت قرار دئے تھے اُن میں کیوں غلطی

ahmadimuslim.de

ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم تبلاتے ہیں:۔

آسمانی منکوحہ نکاح میں آئیگی۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان مجھ سے پہلے مرینگے۔ ثناء اللہ اور مرزا میں مقابلہ کی بردبازی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے ؎

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

بقیہ اثبات سُنت رفع الیدین

۶ آثار متعلقہ عدم رفع

(۱) موطا امام محمد میں ہے:۔

عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ ان علی ابن ابی طالب لا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔

(۲) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولے

عبد العزیز بن حکیم حاکی ہیں کہ میں نے ابن عمر کو تکبیر اولے کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے دیکھا

(۳) امام طحاوی سے منقول ہے:۔

عن مجاھد قال صلیت خلف ابن عمر فلا یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ۔

مجاہد سے روایت ہے میں نے ابن عمر کے پیچھے نماز پڑھی تو اُنہوں نے تکبیر اولے کے وقت ہی رفع یدین کی۔

(۴) تنویر العینین میں ہے:۔

روی عن اسود انہ قال رأیت عمر ابن الخطاب لا یرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاولیٰ۔

اسود سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ سوائے تکبیر اولے کے اور پھر اُنہوں نے رفع یدین نہ کیا۔

(۵) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس ان العشرۃ المبشرۃ لا یرفعون ایدیھم الا عند الافتتاح۔

ابن عباس ناقل ہیں کہ عشرہ مبشرہ نماز شروع کرتے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے اور بس۔

(۶) کتاب مذکورہ میں ہے:۔

عن ابن عباس موقوفا لا ترفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن التکبیرۃ الاولیٰ واستقبال القبلۃ والموقف وجمرتین والمروۃ والصفا۔

حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ سات مقامات پر ہاتھ اُٹھائے جائیں (۱) تکبیر اولیٰ کے وقت (۲) قبلہ کا دیکھنا (۳) مزدلفہ میں (۴) دو جمرہ کے پاس (۵) منا میں (۶) مروہ اور (۷) صفا پر۔

ہر اثر یعنی موقوف حدیث (قول و فعل صحابی) کے متعلق اصول حدیث کا یہ عام مسئلہ کہ وہ لائق حجت کے نہیں۔ پس جو ۶ آثار اس بارہ میں آئے ہیں۔ اُن سب کا یہی ایک جواب ہے مگر ناظرین شائد اس پر مطمئن نہوں اس لئے ہمکو کچھ اور لکھنا پڑا۔ لہٰذا ہم سلسلہ وار سب کا تنقید کرتے ہیں لیکن نہایت اختصار کے ساتھ کیونکہ مضمون بہت ہی طویل ہوگیا ہے۔

(ا) مسک الختام میں ہے:۔

اس روایت میں عاصم بن کلیب ہے جسکی تضعیف بہت سے محدثین نے کی ہے اور علی بن مدینی نے کہا جب عاصم بن کلیب کسی روایت میں متفرد ہو تو اُس کی روایت قابل احتجاج نہیں (چلو فیصلہ شد) اور ابن معین نے بھی اُس کی تضعیف کرکے کہا ہے کہ اس کی روایت میں شک ہے۔

(ب) ناظرین اگر آثار متعلقہ رفع جنکو ہم اوپر درج کر آئے ہیں ملاحظہ فرمائینگے تو اُن پر واضح ہوگا کہ احادیث صحیحہ نمبر ۱۶ و ۱۷ جو ابو داؤد۔ ترمذی۔ بخاری اور حاکم کی روایت سے ہیں اور جو مرفوع ہیں انہیں حضرت علی رفع کے راوی ہیں۔ پس اثر زیر تنقید ایک صحیح مرفوع حدیث کا مقابلہ نہیں کرسکتا خصوصًا جبکہ اُس اثر کے ضعف کی وجہ بھی بیان کردیگئی ہو۔

(۲) و (۳) کے کئی جواب ہیں۔ اولاً یہ کہ ہم ۱۷ طرق سے عبد اللہ بن عمر سے صحیح مرفوع حدیثیں اوپر نقل کر آئے ہیں جن سے رفع ثابت ہوتا ہے۔ پس احادیث صحیحہ ہوتے ہوئے موقوف حدیث کوئی چیز نہیں۔ ثانیاً جزء رفع یدین میں عبد اللہ بن عمر سے ۹ طرق سے رفع کے ثبوت میں آثار موجود ہیں اور وہ بھی سالم اور نافع سے جو عبد اللہ بن عمر کے بیٹے اور مولے ہیں یعنی جن کو عبد اللہ بن عمر نے اعمال و افعال سے بوجہ رات دن کی صحبت کے بہ نسبت کسی اور غیر کے زیادہ واقفیت ہونی چاہیے ثالثاً مجاہد (جو یہاں عدم رفع کے راوی ہیں اور جن کو امام طحاوی نے عدم رفع کا راوی کہا ہے) خود رفع کے راوی ہیں اور اُن کو رفع کا راوی امام بخاری اور ترمذی نے تبلایا ہے۔ پھر ناظرین امام بخاری اور ترمذی کی روایت کشی کا مقابلہ امام طحاوی سے خود کرسکتے ہیں۔ رابعاً جزء رفع یدین میں امام بخاری نے فرمایا ہے کہ جب دو راوی کسی محدث سے کوئی حدیث روایت کریں اور ایک کہے میں نے اُن کو کرتے دیکھا اور دوسرا کہے میں نے نہیں دیکھا تو جسنے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اُس نے کیا وہ شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں دیکھا وہ شاہد نہیں کیونکہ اُس نے فعل کو یاد نہ رکھا۔ لہٰذا اس اصول کے موافق سالم اور نافع والی مرفوع اور موقوف احادیث شاہد ہوئیں اور مجاہد اور عبد العزیز بن حکیم والی موقوف احادیث شاہد نہوئیں لہٰذا عمل شاہد یعنی احادیث اول پر ہوگا۔ خامسًا بخاری نے کہا اہل علم سے روایت ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے محفوظ نہیں ہے اور اس میں سہو ہوگیا ہے نیز یہ کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ حدیث مجاہد والی وہم ہے اور اُس کی کچھ اصل نہیں۔ سادسًا جزء رفع الیدین میں نافع سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر جب کسی شخص کو عند الرکوع وبعد الرکوع رفع یدین نکرتے دیکھتے تو اُس کو کنکریاں پھینک کر مارتے۔ پس یہ

ahmadimuslim.de

کیونکر ممکن ہے کہ دوسرے کو رفع یدین نہ کرنے پر کنکریاں ماریں۔ اور خود رفع یدین نہ کریں۔ سابقاً مسک الختام میں ہے کہ مجاہد کی سند میں ایک راوی ابوبکر بن عیاش ہے اور وہ سیٔی الحفظ ہے لہٰذا ضعیف ہے اور اس کی روایت نافع اور سالم کی معارض ہے اور یہ دو مُثبت ہیں اور مجاہد نافی اور مُثبت مقدم ہوتا ہے۔ ثانیاً اگر ثابت بھی ہو جائے کہ عبداللہ بن عمر نے رفع یدین ترک کر دی تھی تب بھی کوئی ہرج نہیں اس وجہ سے کہ اس کا کبھی کبھی ترک کرنا ہی ضروری تھا۔ تاکہ لوگوں کو اُس کا سنت غیر مؤکدہ ہونے کا علم ہو جائے اور اُس کو واجب نہ سمجھیں۔ اور یہ عین ہمارے مدعا کے مؤید ہے۔

(۴) رفع کی حدیث ۲۲ میں حضرت عمر سے مرفوع حدیث مرفع کے متعلق نقل کی گئی ہے۔ اور ترمذی نے بھی حضرت عمر کو راویان رفع میں شمار کیا ہے۔ لہٰذا اسود کی روایت (جو حسب قول حاکم شاذ ہے) اخبار صحیحہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور وہ اخبار صحیح یہ ہے جس کو روایت کیا ہے طاؤس نے کیسان سے اُن کو روایت ہے ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہ حضرت عمر رکوع میں اور بعد رکوع کے رفع یدین کرتے تھے۔

(۵) و (۶) حضرت ابن عباس سے دو مرفوع صحیح احادیث رفع کی مروی ہیں (ملاحظہ ہو احادیث رفع ۱۹ و ۲۳) اور ترمذی اور بخاری نے انکو قائلین رفع میں شمار کیا ہے اور جہاں ہم نے رفع کے متعلق آثار صحابہ نقل کئے ہیں وہاں ہمنے چار آثار درج کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ ابن عباس رفع یدین کرتے تھے۔ پس مرفوع صحیح حدیث کا معارضہ اور مقابلہ موقوف حدیث نہیں کر سکتی۔ اور نہ وہ قابل حجت ہے نیز یہ کہ آثار متعلقہ رفع شاہد ہیں اور آثار عدم رفع شاہد نہیں۔ پس شاہد پر عمل ہوگا۔ اور ہم اوپر نقل کر آئے ہیں کہ عشرہ مبشرہ قائلین اور عاملین رفع تھے۔

ناظرین سے ہم معافی مانگتے ہیں کہ مضمون بہت طویل ہوگیا ہے مگر چونکہ یہ سب رد تطویل طالب تھا اس لئے ایسا کیا گیا۔ انشاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ ناظرین مطمئن رہیں۔

خفا مجھسے ہو گر بوٹ جاؤں تیرے قدموں پر
کروں کیا میں کہ تجھپر دل مرا ایجان لوٹے ہے

(الراقم العاجز عبدالحمید نادی حیدرآباد دکن)

*

سوامی دیانند جی کی فلاسفی

نمبر اوّل

از مولوی حکیم محمد انصاری صاحب از دیوریا ضلع گورکھپور

(۱) دنیا معلول اور بازوال ہے (ستیارتھ ش ۱۱ ص ۲۸۰ و ص ۲۹۱ و ۱۲/۲۷ ص ۵۹۱ و ص ۵۶۱ وغیرہ) اور معلول کو ازلی نہیں مان سکتے (ستیارتھ ش ۲۴ ص ۲۸۶) لیکن دنیا ازلی ہے* (بھومکا ص ۱۱ و ستیارتھ ش ۲۴ ص ۲۹۵)

(۲) دنیا کا نت کارن (یعنی علت فاعلی) پرمیشر ہے اور علت مادی مادہ (ستیارتھ ۱۶ ص ۲۸۲ و ش ص ۲۷ و ۱۲/۲۴ ص ۵۶۱) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۳) دنیا کی علت مادی پرکرتی۔ پرمانو (یعنی ذرات علم) ہیں (ستیارتھ ش ص ۲۷۴) اور علت معلول سے پہلے ہوتی ہے (ستیارتھ ش ۱۳ ص ۲۸۱) معلول یعنی دنیا باوجودیکہ پیچھے ہوئی لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۴) پرمیشور دنیا کا فاعل (یعنی بنانے والا) اور دنیا مفعول یعنی بنائی ہوئی ہے (ستیارتھ ش ۱۹ ص ۲۸۲ و ش ۲۴ ص ۱۹۲) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۵) پرمیشور خالق کل و صانع کل ہے (بھومکا ص ۷۲ و ص ۸۳) لیکن دنیا ازلی ہے۔

(۶) جس کی انتہا یعنی حد ہوتی ہے اُس کے تمام متعلقات بھی انتہا والے ہوتے ہیں (ستیارتھ ۱۲ ص ۵۶۲) دنیا باوجودیکہ محدود ہے لیکن پھر بھی ازلی ہے۔

(۷) قدموں سے ملکر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا جہالت کا پہلا جزو ہے (بھومکا ص ۱۱۶) لیکن پھر بھی دنیا ازلی یعنی غیر فانی ہے۔

(۸) پرمیشور ہمیشہ علیم ہے (ستیارتھ ۱/۴ ص ۳۰ و ۱۲/۲۴ ص ۵۶۱) اور علیم کل ہے (بھومکا ص ۹ و ص ۱۰۵) لیکن** دنیا ازلی ہے۔

(۹) جہان میں جس قدر اشیاء پیدا ہوتی ہیں وہ سب اتصال سے پیدا ہوتی ہیں اور جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی و ابدی کبھی نہیں ہو سکتا۔ (ستیارتھ ۱۱/۲۴ ص ۵۵۰) لیکن دنیا باوجود مادوں کے اتصال سے پیدا ہونے کے بھی (دیکھو بھومکا ص ۵ و ص ۱۸۴) ازلی ہے۔

(۱۰) یہ عالم کثیف جس میں خاص صنعت دکھلائی دیتی ہے انادی یعنی ازلی کبھی نہیں ہو سکتا (ستیارتھ ۱۲/۲۴ ص ۵۶۱) لیکن دنیا باوجود کثیف ہونے اور خاص صنعت کے ساتھ دکھلائی دینے کے بھی ازلی ہے۔

(۱۱) اگر معلول دنیا کو دوامی مانوگے تو اُس کی علت کوئی نہیں ہوگی بلکہ علت اور معلول دونوں وہی ہو جاویگا۔ اگر ایسا کہوگے تو اپنا معلول اور علت آپ ہی ہونے کے باعث انیوانیہ آشریہ (دوش)

* اس تحریر میں بھومکا سے مراد رگویدادی بھاشیہ بھومکا ہے

* اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اگر پرمیشور نے حسب ارشاد سوامی جی مندرجہ ستیارتھ ۲۴ ص ۲۹۵ و بھومکا ص ۱۱ دنیا کو بار بار بنایا اور فنا کیا ہے اور وہ فی الحقیقت علیم کل ہے تو اسکو اپنی بنائی ہوئی دنیا (ان) کے بنانے اور فنا کرنے کی تعداد کا علم بھی ضرور ہوگا کہ اتنی دفعہ دنیا کو میں نے بنایا اور فنا کیا ہے۔ (اور اس تعداد کو وہ ہرگز نہ بھولا ہوگا ورنہ وہ ہمیشہ سے علیم کل نہیں رہ سکتا بلکہ اس کی تعداد اُس کو یقیناً یاد ہوگی) چونکہ ہر ایک متعدد چیز کی گنتی ایک سے شروع ہوتی ہے اور ایک سے پہلے کوئی عدد نہیں اسلئے گنتی اور شمار کو بموجب دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں ہو سکتا تھا۔ اسکے محدود اور غیر ازلی ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے۔

** دور و تسلسل باطل ہے (ستیارتھ ۱۲/۵ ص ۵۵ و ۱۲/۲۴ ص ۵۶۱) لیکن دنیا کو ازلی ثابت کرنے کے لئے ٹھیک (بھومکا ص ۱۱ و ستیارتھ ش ۲۴ ص ۲۹۵)

ahmadmuslim.de

اور آتم اشر ہو (اپنے سہارے آپ ہونے کا) نقص عائد ہوگا جیسے اپنے کندھے پر آپ چڑھنا اور خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن* ہے اس لئے جہان کا فاعل ضرور ہی ماننا پڑتا ہے (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۵۱) لیکن باوجود اس کے بھی دنیا ازلی ہے۔

(۱۲) جو شے یا صریح مرکب دکھلائی دیتی ہیں۔ ان کی پیدائش اور فنا کس طرح نہیں مانتے (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۵۵) اور تمام موجودات ظاہرا نہیں ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہیں (بھومکا صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۴) لیکن دنیا باوجودیکہ مرکب دکھلائی دیتی ہے اور ذروں سے اتصال پاکر حالت محسوس میں آتی ہے پھر بھی ازلی ہے

(۱۳) یہ سارا ڈھکوسلا جینیوں سے ... ان کو انادی ازلی ماننے کے لئے بنا رکھا ہے مگر یہ محض جھوٹ ہے البتہ جہان کی علت انادی ہے کیونکہ وہ پرمانو (مادی ذرے) وغیرہ بحیثیت عنصری نا قابل تقسیم ہیں لیکن ان میں باقاعدہ بننے بگڑنے کی طاقت کچھ بھی نہیں کیونکہ جب مفرد پرمانو کسی وجود کا نام ہے اور وہ بالطبع علیحدہ علیحدہ اور جڑ (غیر ذی شعور) ہیں تو وہ خود بخود نہیں بن سکتے۔ اس لئے ان کو ترکیب دینے والا کوئی چیتن ضرور ضرور ہے اور وہ ترکیب دینے والا علیم مطلق ہے (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۵۱) لیکن باوجود ایسے صریح اقرار کے بھی دنیا کے ازلی ہونے کا ڈھکوسلا سوامی جی کو سوجھا ہے

(۱۴) وید دنیا کے ابتدا میں الہام ہوتا ہے (ستیارتھ بھومکا صفحہ ۲۲۶ و آریہ مسافر میگزین ماہ جنوری ۱۹۱۶ء صفحہ ۲۶ و رگ وید بھاشیہ پرکاش صفحہ ۳ وغیرہ) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۹۵)

(۱۵) اتصال کی ابتدا ضرور ہوتی ہے (ستیارتھ ۸/۵ صفحہ ۵۵۲) اور دنیا کی پیدائش ذروں کے اتصال سے ہے (بھومکا صفحہ ۴۵ و صفحہ ۱۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۶) ابتدائی دنیا میں انسانی پیدائش جوانی کی عمر میں ہوئی (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۹۴) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۷) جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں بھی نہیں رہتی (ستیارتھ ۸/۲۴ صفحہ ۲۸۵) دنیا باوجودیکہ ذروں کے اتصال سے بنتی ہے اور انفصال کے آخر یعنی پرلی میں نہیں رہتی ہے لیکن پھر بھی دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۱۸) ابتدائی دنیا سے لیکر مہابھارت کی جنگ تک آریوں کا روئے زمین پر راج رہ چکا ہے۔ (ستیارتھ ۱۱/۲۴ صفحہ ۲۶۶) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں

(۱۹) آدی سرشٹی (یعنی ابتدائی دنیا) میں ایشور نے بہت سے انسان۔ حیوان اور پکھیرو پیدا کئے (ایڈیشن ہجری صفحہ ۵۹) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں۔

(۲۰) دنیا کا بنانے والا سوائے پرمیشور کے کوئی دوسرا نہیں (بھومکا صفحہ [illegible]) لیکن دنیا کی ابتدا نہیں عہ

آریہ دوستو! تمہارے نزدیک جس چیز کی ابتدا ہے اس کی انتہا بھی ضرور ہے اسلئے دنیا انادی یعنی ازلی نہیں ہو سکتی عہ

دوم

(۱) پرمیشور مجسم* نہیں لیکن پرکرتی سے لیکر زمین تک تمام کائنات اس غیر متناہی قدرت والی ایشور کے ایک پہلو میں قائم ہے (یجروید ادھیائے ۳۱/۳ مندرجہ بھومکا صفحہ ۶۷)

(۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن جس طرح گولر کے پھل میں کیڑے پیدا ہو کر اسی میں رہتے اور فنا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح پرمیشور کے اندر تمام جہان کی حالت ہے (ستیارتھ ۱/۲۴ صفحہ ۱۴۶)

(۳) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۲ مندرجہ بھومکا کی صفحہ ۸ میں پرمیشور کی ناف اور سر وغیرہ کا ہونا مسلم ہے۔

(۴) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یجروید ادھیائے ۳۱/۱۱ مندرجہ بھومکا میں برہمن کا اس کے منہ سے اور کشتری کا بازو سے اور ویش کا ران سے اور شودر کا پاؤں سے پیدا ہونا بتاویل رکیک مسلم ہے۔

(۵) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باہم محیط اور محاط کا تعلق (ضرور) ہے (ستیارتھ ۸/۲ صفحہ ۲۴۵)

(۶) پرمیشور مجسم نہیں لیکن یہ تمام عالم محاط و محدود اس محیط کل پرمیشور کے ذات میں قائم ہے (بھومکا صفحہ ۱۸۴)

(۷) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش کی طرح پھیلا ہوا ہے اور سب کائنات اس کے اندر گھسی ہوئی ہے اور سب کے اندر سمایا ہوا ہے اور محیط کل بھی ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۷۴ و بھومکا صفحہ ۲۰۳)

(۸) پرمیشور مجسم نہیں لیکن آکاش سے بڑا (ضرور) ہے (بھومکا صفحہ ۶)

(۹) پرمیشور مجسم نہیں لیکن عورتوں کے رحم (یعنی بچہ دان) کے اندر رہتا ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۴۷)

(۱۰) پرمیشور مجسم نہیں لیکن مکت جیو (یعنی نجات یافتہ روح) غیر متناہی محیط کل برہم (یعنی خدا) کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے (ستیارتھ ۹/۲۴ صفحہ ۲۳۵)

(۱۱) پرمیشور مجسم نہیں لیکن سب کے اندر و باہر موجود ہے (بھومکا صفحہ ۶)

(۱۲) پرمیشور مجسم نہیں لیکن پرمیشور اور جیو کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ (عیسائیوں کے قول کے مطابق) بالضرور ہے (ستیارتھ صفحہ ۲۲۴)

حوالجات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ وید پرمیشور ایک جسمانی شخص ہے جس کے ایک پہلو میں تمام جہان قائم ہے اور گولر کے مانند اس کے اندر تمام مخلوقات سکونت پذیر ہے۔

---

* اس میں شک نہیں کہ خود باپ کا آپ ہی بیٹا بنجانا ناممکن ہے لیکن قاعدہ تناسخ سے یقیناً ممکن ہے کہ سوہن کا باپ موہن اپنی موجودہ سبھاؤ و کرم کے مطابق آئندہ جون میں سوہن کا بیٹا بن جائے چنانچہ حسب تسلیم و تصدیق مہا سوامی جی پنڈت لیکھرام جی ولادت [illegible] ایک جون میں اپنی بیٹی کا باپ اور داماد کا خسر ہوا۔ لیکن دوسرے جون میں وہ اپنی بیٹی اور داماد کا جیتا جاگتا بیٹا بن گیا (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۹۶ کالم ۲)

* ستیارتھ ۲۲/۷ صفحہ ۲۳۰

عہ دنیا اور سلسلہ دو الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلہ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ کو سلسلہ دنیا کے بطلان پر قلم اٹھائینگے (اڈیٹر)

ہم یعنی عورتوں کے بچے دان میں بھی وہ رہتا ہے اور پرمیشور اور جیووں کے درمیان باپ بیٹے وغیرہ کا رشتہ بھی قائم ہے اور مخلوقات ویدک پرمیشور میں اور ویدک پرمیشور مخلوقات میں یعنی دونوں ایکدوسرے کے اندر سمائے ہوئے ہیں! بالفظ دیگر پرمیشور بلحاظ مظروف اور محدود ہے اور کائنات محیط اور اُس کا ظرف یا اُس کا عکس دونوں صورتیں جسمیت کو لازم ہیں۔ بہرحال جس امر کو سوامی جی اپنے ویدوں میں اپنا مسئلہ لکھ چکے ہیں اُسی کی بابت غیر مذہب والوں پر اعتراض کرنا تین حالتوں سے خالی نہیں یا بد دیانتی یا آریہ دوستوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کر دینا یا حافظہ نباشد والا مضمون ہے۔ فی الجملہ اگر اس کا کوئی معقول جواب ہو تو آریہ دوست اُس کو ستیارتھ صفحہ ۴۲۹ کے حاشیہ پر بخط جلی درج کر کے ڈبل شکریہ حاصل کریں۔

ض۔ظ۔پر انعام

واضح ہو کہ حرف ضاد کی آواز مشابہ ظا معجمہ کے ہے جیسا اکثر کتب قرأت میں مذکور ہے لیکن ادا کرنا ض کا موافق قاعدہ مقررہ کے بہت مشکل ہے ہر کسی سے ادا نہیں ہوتا خصوصاً عجمی تو ہرگز ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کو بگاڑ کر مشابہ آواز دال ہملہ کے پڑھنے لگے ہیں جیسے الضالین کی جگہ الدوالین کیونکہ جس طرح اکثر اور حرفوں کا تلفظ بگڑ گیا ہے اسی طرح ض کا تلفظ بھی غلط ہو گیا ہے اور جن ملکوں میں ذ۔ز۔ظ۔ض میں سے کوئی حرف بھی نہیں ہے جیسے ملک ہندوستان ایسی جگہ ان چاروں حرفوں کو اصلی آواز میں ادا نہیں کرتے بلکہ سب کو دال ہملہ کی صورت میں پڑھتے ہیں مثال کے طور پر چند الفاظ لکھتا ہوں۔

اُستاذ۔ اُستاد۔ کاغذ۔ کاگد۔ ذریعہ۔ دریعہ
ذیلہ۔ دیلہ۔ یہوذہ۔ یہوداِبن یعقوب۔ زنبیل۔ دنبیل
گزری۔ گدری۔ گگے گزرے۔ گگے گدرے۔ غازہ
گادہ۔ غازی۔ گادی یا گدی۔ دراز گر۔ درود گر۔

نظام پور۔ ندام پور۔ جس طرح یہ الفاظ بدل گئے ہیں اسی طرح ض بھی بدل گیا ہے مگر اب بہت لوگ کہتے ہیں دواد (ض) ہی صحیح ہے اور ضاد مشابہ ظا فارس والوں نے بنا لیا ہے۔ احقر کی غرض یہ ہے کہ جو صاحب یہ دعوے کرتے ہیں وہ براہ مہربانی اتنا اور بتلا دیں کہ فارسیوں نے کس قاعدہ سے دواد کا ضاد کر لیا ہے جو صاحب اس کو بتلائیں اور کسی کتاب کے حوالہ سے ثابت کر دیں اُن کو مبلغ دس روپیہ (عـــہ) بطور نذرانہ کے دونگا۔ اور بندہ اس میں زبانی جمع خرچ کرنا نہیں چاہتا بلکہ جو صاحب اس کا اہتمام کریں وہ پیشتر ایک اسٹامپ پر اقرار نامہ کمترین کے ہاتھ سے لکھوالیں۔ اور اگر ثابت نہ کر سکیں تو دواد پڑھنا چھوڑ دیں۔

حافظ محمد عظیم زردار ساکن ویرہ فیروزپور ضلع بلندشہر

کانفرنس۔ اخبار اور جماعت اہلحدیث
فیض آباد اور سیالکوٹ سے

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

اس مصرع کے مصداق میں مولینا ثناء اللہ صاحب نے میری اس کامل محبت کا لحاظ فرمایا جو مجھے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے ہے۔ اس لئے فیض آباد میں اب تک انجمن اہلحدیث قائم نہ ہونے کے طعن میں اور شہروں کو چھوڑ کر سیالکوٹ ہی کو تحریک فرمایا۔ دوسری وجہ یہ کہ میں جس قدر مولینا ابوالوفا کو محبت کرتا ہوں اسی قدر وہ مولینا سیالکوٹی کو محبت کرتے ہیں اس لئے انہوں نے محب کو طعنہ دیتے ہوئے محبوب کی شکایت ضروری سمجھی۔

خیر صاحب! فیض آباد کی یہ حالت ہے کہ یہاں صرف دو اہلحدیث تو شہر میں ہیں اور دونوں نیم بسمل۔ مضافات کے اہلحدیث کو بھی اگر شامل کر لیا جائے تو سو ڈیڑھ سو ہونگے۔

اگر ٹانڈے سے مولوی فخر الحسن صاحب اور اجودھیا سے مولوی وزیر الدین و حاجی محمد اسماعیل صاحبان کٹھری سے حکیم نعیم الدین سائے پور سے منشی عبد الغنی صاحبان کھڑے ہو جاویں تو البتہ خاصی انجمن ہو جائے چنانچہ زبانی بھی کہا گیا خطوط بھی بھیجے مگر

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بجان درویش

یہ تو یہاں کا حال ہوا۔ اب سیالکوٹ کا حال مولانا سیالکوٹی لکھیں تاکہ مولانا امرتسری کا طعن بالکل رفع ہو جائے۔ اور نہ صرف سیالکوٹ سے مولانا ابراہیم صاحب ہی توجہ فرماویں بلکہ ہر مقام کے جہاں اہلحدیث ہوں اور انجمن اہلحدیث نہ ہو وہاں کے احباب فوراً متوجہ ہوں۔

مثلاً کانپوری احباب فوراً توجہ فرماویں وہاں کی کشتی کے ناخدا ہمارے پرانے مہربان مولوی عبد الوہاب صاحب فرماویں کہ وہاں کیوں نہیں انجمن اہلحدیث قائم ہوئی۔ لکھنؤ کے حضرات بھی اٹھ کھڑے ہوں۔ اور ہاں جناب اعظم گڑھ و مئو ضلع اعظم گڑھ والے برادران دین بھی توجہ فرماویں کیونکہ اُن کا پر جوش اہلحدیث ہونا مجھے مسلّم ہے۔

دربھنگہ اور خصوصاً تمام اضلاع کا صدر مقام رحیم آباد جس میں ہمارے حضرت مولانا و مقتدانا جناب حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث دام اللہ برکاتہ ایسے بزرگ ہیں اُس میں تو سب سے پہلے انجمن اہلحدیث ہونی چاہئے باقیوں کا ذکر آئندہ کبھی نہ کبھی کرونگا۔ انشاء اللہ

کانفرنس اور اخبار کا انجمنوں سے تعلق

اب دوسری گزارش یہ ہے کہ اخبار کانفرنس اور انجمنہائے ماتحت کا آرگن ہے اس کے یہ معنے میں نے کب بیان کئے تھے کہ اس کے اڈیٹر صاحب اس بات کے مقید ہیں کہ جہاں سے اُن کو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے وہاں وہ فوراً حاضر ہوں۔ ایسا سمجھنا گویا دیدہ و دانستہ اپنے اخبار کو بند کر دینے کا حکم دینا ہے لہذا اڈیٹر صاحب نے جو کچھ اس کے متعلق فرمایا صحیح تو ہے مگر خواہ مخواہ ضرور ہے اس کے ذکر کی یہاں ضرورت ہی کیا تھی۔ اصل ضرورت اس کی تھی کہ انجمنوں اور کانفرنس کو اپنے آرگن سے کیا تعلق ہونا چاہئے اور اس کے معنے یہ سمجھے کہ انجمنیں اور کانفرنس اپنے

۱؎ گز۔ ۲؎ محاورہ ہے ۳؎ غازی آباد۔ گادی نگر۔ غازی پاڑہ۔ گدی پاڑہ۔

اخبار کی اشاعت اور ترقی کے لئے اپنے مقاصد اور اغراض اور قواعد ضوابط اور آمدنی میں کس قسم کا برتاؤ رکھتی ہیں اس کو تو آپ نے چھوا بھی نہیں اور ایک غیر متعلق بات کو لے بیٹھے جس کا گو مجھ سے اور مجھ جیسے دیگر عشاق سے تعلق صحیح ہے مگر اسکے ذکر کا کیا موقع تھا۔ امید ہے نہ صرف اڈیٹر اہلحدیث بلکہ جملہ اراکین مجلس شورے اور اراکین انجمن ہائے ماتحت اس گزارش کا غور سے جواب دینگے۔

باقی آئندہ (شمس محمدی)

ایڈیٹر۔ آپ کے اس سوال کا جواب بہت دفعہ اہلحدیث میں دیا گیا ہے اور کانفرنس کی مجلس شوریٰ کا ایک رزولیوشن بھی شائع ہو چکا ہے کہ مقامی انجمنیں اپنے علاقہ کے کاموں میں خود مختار رہینگی۔ انجمن مجموعی طور پر کانفرنس کی مجلس منتظمہ کی ایک ممبر ہوگی جسکا مطلب یہ ہے کہ مقامی انجمن جس اپنے ممبر یا عہدہ دار کو کانفرنس کی مجلس منتظمہ کے لئے منتخب کریگی اسکو بطور وکیل کے لیا جائے گا۔ ایسے وکیل کی تبدیلی بحالی بھی مقامی انجمن کے اختیار میں ہوگی۔ باقی ممبران انجمن کانفرنس کے عام ممبران میں ہونگے جو حقوق عام ممبران کے ہونگے وہی ان کے ہونگے غرض من تو شدم تو من شدی کا پورا جلوہ ہوگا۔

بقیہ تواریخ وجغرافیہ

اس کتاب کے بعض مضمون انگریزی تواریخ کے بھی خلاف ہونگے کیونکہ اُن کا مادہ تاریخ چین اور تاریخ یونان ہے ممکن ہے کہ ان مؤرخوں نے اس زمانے کے وہ حالات لکھے ہوں کہ جو ان کے پیش نظر تھے اور وہ غیر قوموں کے ہوں۔ اور وید والوں کے ہنوں اور میری کتاب کو خصوصیت وید والوں سے ہی ہے کیونکہ اُس وقت گھر گھر کا راجہ جدا اور گاؤں گاؤں کا مہاراجہ جدا تھا۔

اس کتاب میں اور اسلامی مؤرخوں کی روایتوں میں بھی قدرے تفاوت ہے۔ اور تفاوت کی وجہ ظاہر ہے کہ مجھے میرے ذاتی تجربہ اور سیر وسیاحت نے اس پر مجبور کر دیا کہ میں قصداً ان کے خلاف لکھوں کیونکہ جو میرے ذاتی تجربہ میں آیا اور سیر و سیاحت سے مجھے حاصل ہوا یقیناً وہی حق تھا اور حق کے اظہار کے باعث میں مجبور تھا سو اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی۔

عام مصنف قیاسی ڈھکوسلوں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ اس کتاب میں ان سے کام نہیں لیا گیا بلکہ روایتوں سے کام لیا ہے کیونکہ قیاس اکثر غلط نکلتا ہے اور تجربہ و مشاہدہ سے نادرست ثابت ہوتا ہے۔ اور روایت کے صدق و کذب کا بار راوی کی گردن پر ہوتا ہے اور وہ مرتبہ میں قیاس سے بالاتر ہوتی ہے اور صدق و ثقہ کی روایت بڑی بلند پایہ ہوتی ہے۔ ویدوں کے راویوں میں اور محدثوں میں اتنا ہی فرق ہے کہ محدث لفظ نقل کرتا ہے یا کہیں کہیں مضمون سے کام رکھتا ہے اور ویدوں کے راوی نفس مضمون کو شاعری کے بہت بڑے وسیع پیمانہ پر پھیلاتے ہیں۔ ادنے ادنے ذروں کو آفتاب عالمتاب سے چار چند زیادہ کر کے دکھاتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے جہاں پانی کا ایک قطرہ ہو اُسے ہفت قلزم بنایا ہے اور سال کے بارہ ہزار کو ایک لاکھ گنایا ہے۔ وجہ یہ کہ اُن کے زعم میں تھا کہ کسی ذرہ چیز کی عزت وعظمت جیسی دل پر نقش کرتی ہے کہ جب شاعرانہ رنگ میں ثابت ہوتی ہے کہ جب اسی آفتاب کر کے دکھایا اور بار بار کہا جاوے۔ سو انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ریت کے دانہ برابر چیز کو ہمالیہ برابر جھوٹ میں لپیٹ کر دکھایا۔ ناظرین ان کی شاعرانہ کارروائی پر نہ جائیں مطالب اصلی ملحوظ فرمائیں۔ مرشن جی نے کیا اچھا فرمایا ہے کہ اپنا دھرم کیسا ہی خراب ہو اُس کا ترک کرنا لازم نہیں۔ اور کوئی دھرم ایسا نہیں ہے کہ جس کے فرائض ادا کرنے میں کچھ نقص ہو چنانچہ آگ دھوئیں سے خالی نہیں ہوتی۔ (گیتا ادھیائے ۱۸ اشلوک ۴۸)

کتاب لکھنے میں نہایت آسان اور سہل طریقہ مجھے خوب ہاتھ آیا کہ جہاں سے کسی رشی یا راجہ کا نام پایا وہیں سے اُس کی تفسیر نکال کر دیکھ لیا کہ یہ کس خاندان کا بزرگ ہے اور مہابھارت سے اُس کی پوری پوری تواریخ معلوم کرلی اور اُس کے ہمعصروں کا پتہ رامائن وغیرہ سے اور قصوں کو باہم تطبیق دینے سے معلوم کرلیا اور جھٹ لکھدیا کہ فلاں رشی یا راجہ فلاں کا ہمعصر ہے۔

بعض نام ولدیت سمیت ویدوں کے سوکتوں پر درج تھے سو اُن کو وہاں سے مع ولدیت کے نقل کیا اور تواریخ سے پتہ لگا کہ اُن کی ہسٹری لکھدی اس ترتیب سے دو باتیں نکل آئیں۔ ایک تو وہ شجرہ کہ مہابھارت اور رامائن وغیرہ میں درج ہے غلط اور سرتاسر طول فضول ثابت ہوا اور صاف طور پر واضح ہوگیا کہ بھارت میں جس قدر زیادتی ہے وہ صرف انہی راجوں کی ہے کہ جن کا نام وید میں نہیں آیا اور اُن کے قصے بھارت میں مذکور ہیں۔ دوسرے یہ کہ زمانہ کی طوالت جس قدر یگ وغیرہ مشہور ہیں سب باطل ہے کیونکہ چند پشتوں کے لئے اتنی طوالت ماننا ایسے ہی ہے جیسا کہ چند مچھلیوں کے لئے سمندر ماننا۔ اور بس۔ جہاں آریہ شاعروں کے مبالغے دوسرے کاموں میں ہیں ویسے ہی زمانے کی طوالت کے باب میں ہیں۔

امید ہے فراخ دل بلند حوصلہ خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی سنائیں گے تاکہ اصلیت سے آگاہ ہوں اور عبرت حاصل کریں۔ چونکہ یہ کتاب تواریخ میں ہے اور اس کے لئے جغرافیہ اور نقشے کی سخت ضرورت ہے اس لئے میں اسی سے اسکو شروع کرتا ہوں اور مدد اللہ تعالےٰ سے چاہتا ہوں اور وہی سچا مددگار اور بہتر ناصر ہے۔

(باقی باقی)

مدرسہ احمدیہ آرہ

کا سالانہ جلسہ بمقام سیتامڑھی ضلع مظفرپور بتواریخ ۶-۷ مارچ ۱۹۱۵ء قرار پایا ہے۔

ahmadimuslim.de

قائلین قدامت مادہ یا نیچرلسٹ مندرجہ ذیل دلیل پر غور کریں

خدا نے عالم کو محض اپنی قدرت سے پیدا کیا

اگر میرا خیال غلط نہیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قدر سب مانتے ہیں کہ مادہ ایک صورت بدل کر دوسری صورت اختیار کر لیتا ہے اور صورت اول بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور اُس کا وجود صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جاتا ہے اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو یہ دو صورتیں ممکن ہونگی اول یہ کہ وہ صورت جو پہلے تھی منتقل ہو کر کسی اور جسم میں چلی گئی۔ دوسرے یہ کہ صورت اول جہاں تھی وہاں موجود رہی۔ صورت اول تو بداہتاً غلط ٹھیرتی ہے کیونکہ یہ ہم برابر مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب ہم موم کے ایک گولہ کو مربع شکل میں بدلتے ہیں تو گردیت کی شکل کسی دوسرے جسم میں منتقل نہیں ہوتی۔ اور دوسری صورت اس طرح باطل ہے کہ اگر صورت دوم کے پیدا ہونے پر صورت اول بھی قائم رہی تو اجتماع نقیضین لازم آتا ہے جس میں ایک شے ایک ہی وقت میں گول بھی ہے اور مربع بھی۔ اس لئے ہمکو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا کہ جب کوئی نئی صورت پیدا ہوتی ہے تو صورت اول بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اب جب یہ ثابت ہو گیا کہ پہلی صورت بالکل نیست و نابود ہو جاتی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نئی صورت محض عدم کر وجود پاتی ہے۔ اس مندرجہ بالا بحث سے اسقدر قطعی ثابت ہو گیا کہ اعراض یعنی صورت، رنگ، بو، مزہ وغیرہ وغیرہ محض عدم سے وجود میں آتے ہیں۔ اب صرف جوہر کی نسبت دعوے مندرجہ بالا کا ثابت کرنا باقی ہے جس کے لئے مقدمات ذیل اول ذہن نشین کر لینا ضروریات سے ہیں:۔

اوّل۔ مرکبات کی تجزیہ کا اخیری درجہ بسائط تک ہوتا ہے اور بعدہ صرف مادہ بسیط رہجاتا ہے۔

دوم یہ امر بدیہی ہے کہ مادہ کسی حالت میں بھی صورت سے جدا نہیں ہوتا۔ سیکڑوں۔ ہزاروں۔ لاکھوں یا جس قدر چاہو انقلابات مادہ میں اپنے خیال سے پیدا کرو مگر اس میں کوئی نہ کوئی صورت ضرور باقی رہے گی۔ نتیجہ ہو نکلا کہ صورت اور مادہ لازم و ملزوم ہیں۔

سوم:۔ پہلے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ صورت قدیم نہیں بلکہ محض ہستی یا نیستی سے آئی ہوئی ہے اور اب جب یہ ثابت ہوا کہ صورت مادہ سے کسی حالت میں جدا شے نہیں تو لازمی ہوا کہ مادہ بھی قدیم نہو ورنہ صورت کا قدیم ماننا بھی لازم آئیگا جو صریح غلط ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔ اور جب مادہ حادث ٹھیرا تو ضرور ہے کہ خدا نے اُس کو محض عدم سے پیدا کیا کیونکہ مادہ بسیط محض ہے اور اس سے پہلے کوئی چیز موجود نہیں جس سے مادہ پیدا ہوتا۔

(خلاصہ دلیل علامہ ابن مسکویہ)

آریہ فلاسفروں سے چند سوال

(۱) مادہ میں غرفی* کی قابلیت موجود ہے یا نہیں؟

(۲) مادہ بسیط ہے یا مرکب؟ اگر بسیط ہے تو اس کی تقسیم خیالی ممکن ہے یا ناممکن؟

(۳) مادہ کی پہلی ترکیب کس کا نتیجہ ہے؟

(۴) بسیط ذرات اپنی بسط کی حالت میں مجسم رہتے ہیں یا نہیں۔

(۵) سورج کے کرہ کو بنتے بگڑتے نہ دیکھا اور ہم بنا بگاڑ سکتے ہیں مگر اس کو حادث مانتے ہیں تو اسی اصول پر مادہ کو حادث کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۶) مادہ کی کل ممکن صفتیں ایکبارگی پیدا ہوتی ہیں یا رفتہ رفتہ؟

(۷) اکاش کوئی شے ہے یا محض انسان کا وہم ہے

(۸) اکاش میں حجم یا ضخامت ہے یا نہیں؟

(۹) اکاش محسوس ہونے والی شے ہے یا غیر محسوس ہونے والی؟

(۱۰) مادہ ارواح سے کس طرح ملتا ہے؟

آریوں کا خیر اندیش:۔

(امام عبدالمجید سنی مسجد غازی پور۔ یو۔پی)

جرمنی کی فوج ہے یا یاجوج ماجوج

جرمن چالیس لاکھ مزید سپاہی تیار کر رہی ہے۔ ٹائمز مورخہ ۲۳ر دسمبر کا بیان بذریعہ تار انہی دنوں موصول ہو گیا تھا۔ اب مفصل مضمون پہنچ گیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے:۔

چونکہ موجودہ تربیت یافتہ سپاہ فیصلہ کن نتیجہ حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ جرمنی نے اپنے تمام ذکور آبادی کو طلب کرنے اور تمام کارخانوں کو فوجی ساز و سامان اور اسلحہ کی تیاری پر لگا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ موسم بہار میں یا تو اتحادی فوجوں کو تباہ کر دے یا خود اس کوشش میں فنا ہو جائے۔ جرمن نظام فوج اور اول ریزرو جب اپنے مدعا میں ناکام رہے تو دوم ریزرو لینڈ وہر اور لینڈ سٹرم اقسام کے سپاہی بھی طلب کر لئے گئے۔ اُن کی بدولت جرمنی حملہ سے تو محفوظ ہو گئی لیکن کوئی فیصلہ کن فتح نہ پا سکی متحدہ فوجیں خم ٹھونکے بدستور سامنے موجود ہیں۔ اور ادھر ملک میں اب نا تربیت یافتہ مردوں کے سوائے اور کوئی ذخیرہ کمک کے لئے نہ رہ گیا تھا پس جس طرح کہ اور ہر ملک کرتا جرمنی اُن لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ یہ گو دام ایسا ہے حیثیت نہیں کہ ہم اس کی طرف سے بے فکر رہ سکیں۔ جرمنی نے ۹۴ لاکھ سے محاربہ شروع کیا تفصیل یہ ہے:۔

۸ لاکھ ۲۴ ہزار باقاعدہ فوج۔ ۱۱ لاکھ اسی ہزار اول ریزرو۔ نو لاکھ ستر ہزار لینڈ وہر قسم اول۔ دس لاکھ لینڈ وہر قسم دوم جس میں ۱/۲ ۳۹ سال عمر تک کے آدمی ہیں۔ اور ۸ لاکھ ۷۵ ہزار لینڈ سٹرم قسم دوم جس میں ۱/۲ ۳۹ سے ۴۵ سال تک کی عمر کے آدمی ہیں۔

ان میں سے ۲۰ لاکھ مغربی میدان جنگ میں ہیں۔ دس لاکھ مشرقی میں۔ اقل درجہ دس لاکھ بیکار ہو چکے ہیں۔ اور باقی راستوں وغیرہ کی حفاظت پر مامور ہیں۔

اب رہا نیا ذخیرہ۔ جرمنی ہر سال نئے رنگروٹوں میں سے صرف کچھ حصہ فوج میں داخل کرتی رہی!

*نامہ نگار صاحب اس لفظ کو صاف اور مشرح لکھیں آئندہ بھی ساری عبارت عموماً اور سوالات خصوصاً صاف اور مشرح لکھا کریں (اڈیٹر)

ahmadmuslim.de

چنانچہ سنہ ۱۹۰۹ء سے سنہ ۱۹۱۱ء تک تین سالوں میں ۱۲ لاکھ ۷۱ ہزار نوجوان ۲۰ سے ۲۲ سال کی عمر کے فوجی خدمت سے بری رکھے گئے تھے۔ پہلا ذخیرہ یہ ہے جس سے کام لیا جائے گا۔ اسی طرح لینڈسٹرم اور لینڈوہر افواج میں بھی کئی مردوں کو نہ لیا جاتا رہا جن کی سالانہ اوسط ایک لاکھ ستر ہزار رہی۔ یعنی ۲۵ سال میں ۴۲ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی مستثنےٰ رکھے گئے اگئیں سے موت اور ضعیفی کے نقصانات ۲۰ فیصدی شمار کرلئے جائیں تو بھی تیس لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں یہ دوسرا اہم ذخیرہ ہے۔ تیسرا ذخیرہ ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوانوں کا ہے جو دس لاکھ سے کم نہیں تینوں کی مجموعی تعداد ۵۰ لاکھ سے اوپر ہوتی ہے لیکن کچھ پہلے بھی فوج میں لئے جاچکے ہیں۔ بہرحال ۴۰ لاکھ آدمی باقی رہتے ہیں جن کی فوجی تربیت شروع کردیگئی ہے یہ باقاعدہ فوج کے آدمیوں کی نسبت کمزور ہیں لیکن فوجی جذبہ و جوش بہت سی مشکلات پر غالب آجاتا ہے۔ جرمنی نے حال میں دس لاکھ رائفلیں آسٹریا کو دی ہیں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس کے پاس اسلحہ کا ذخیرہ کافی ہے جرمنی میں اب صرف کرپ اور ارہارٹ کے کارخانے ہی اسلحہ نہیں بنا رہے ہے بلکہ ہر کارخانہ جو دھات کا کام کرتا ہے دن رات اسی کام میں مشغول ہے ٭ (وطن)

جواب مذاکرہ نمبر ۳۴ مؤرخہ ۱۸ صفر

حدیث بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوٰۃ

جناب اڈیٹر صاحب۔ اس حدیث میں ہر ایک کے نزدیک بین کا متعلق محذوف ہے اور بین (ظرف) اُس کا صلہ ہے۔ جناب نے جو معنی اس کا لگایا ہے وہ اس بنا پر ہے کہ الفارق یا الحاجز بین کا متعلق ہے گویا عبارت یوں ہوئی الحاجز یا الفارق بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ لیکن اگر اس بین کا متعلق الموصل یا الروابط یا اسی قسم کا دوسرا لفظ قرار دیا جائے تو معنی نہایت صحیح ہونگے اور تمام اشکال اٹھ جائینگے۔ عبارت یوں ہوئی الموصل والرابط بین العبد وبین الکفر ترک الصلوٰۃ جو امر فارق یا حاجب یا اس کا مناسب بین کا متعلق ہوتا ہے وہاں متعلق مذکور ہوتا ہے تعالی اللہ تعالےٰ۔ الْفِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ یا فرمایا بَيْنَهُمَا حِجَابٌ اس کی ایک دوسری تاویل بھی عرض ہے کہ ترک صلوٰۃ کو عموماً سبب قرار دیا گیا ہے نفیاً اور اثباتاً دونوں طریقہ پر اثباتاً ترک صلوٰۃ کفر کا سبب ہے اور نفیاً عدم کفر کا۔ لیکن اصول شریعت سے اسکی تقیید و تعیین کی جائیگی علامہ نووی کی تاویل کا یہی منشاء ہے۔

(محمد عبید اللہ مبارکپوری)

یادگار سیدنا نذیر حسینؒ

از مولوی عبد العزیز خلف مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

اتباع کتاب وسنت کی غفلت اور سہل انگاری کو دیکھو اور دوسرے گروہوں کی مستعدی وسرگرمی کو ملاحظہ کرو کہ وہ کس جوش و استقلال کے ساتھ اپنے حصول مقصد میں منہمک ہیں۔ ابھی زیادہ روز نہیں گزرے کہ ہمیں دو قومی ماتم کا شکار ہونا پڑا جسے ہمنے بہت صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرلیا اور خاموش ہوگئے۔ جیساکہ ہمارا اور ہماری جماعت اہل حدیث کا شعار ہے۔ صد آفرین ان محترم بندگان خدا کو جو کسی نہ کسی قوم کا نام پر معنون کرکے کوئی علمی یادگار قائم کرنے کے لئے مساعی جمیلہ سے کام لیتے ہیں۔ برعکس اس کے ہزار تاسف ہے اُن افراد قوم پر جو باوجود قدرت تامہ بزرگان دین کے نام ونشان اپنے تساہل کے تیز تلوار اور نفاق اور خودی کے ثقیل بار کے نیچے دبا دینا چاہتے ہیں مولانا شبلی مرحوم کی رحلت کو ابھی چند روز ہوئے دیکھو اُن کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی لکھنؤ میں قائم ہوچکی ہے۔ مولانا حالی مرحوم جنہوں نے ابھی کل ہی ہم سے کنارہ کشی اختیار فرمائی ہے اُن کی بھی یاد زندہ رکھنے کے لئے معتقدان اہل اسلام کی ایک کمیٹی پانی پت میں قائم ہوگئی ہے جسمیں بحضوری سربرآوردگان قوم یادگار کی یہ صورت تجویز کیگئی ہے کہ مسلم ہائی اسکول پانی پت کو جو چند ماہ سے مرحوم کی سرپرستی میں قائم تھا ممدوح کا نام معنون کرکے درجہ تکمیل تک پہنچایا جائے جس کی خصوصیات حسب ذیل ہونگی:۔

(الف) قرآن کریم تجوید و قرات کے ساتھ بترجمہ پڑھایا جائے۔

(ب) دنیوی تعلیم کا بہترین انتظام قائم کیا جائیگا۔

(ج) ایک وسیع دار الاقامت قائم کیا جائیگا۔

(د) ہونہار غیر مستطیع طلباء کو وظائف دئے جائینگے۔

(ہ) ایک اعلےٰ درجہ کی لائبریری قائم کیجاویگی۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے تین لاکھ روپیہ کی فراہمی ضروری سمجھی گئی ہے حاضرین کمیٹی میں سے بعض حضرات نے اس کام کے لئے قابل قدر عطیہ از قسم نقد واراضی عنایت فرمائے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہماری جماعت اہل حدیث نے کیا کیا ہے اس کے جواب میں ہمیں بہت حسرت وافسوس کیساتھ اتنا کہدینا کافی ہے کہ اس نے مسلک کو چھوا تک نہیں ہماری جماعت کے آخری محدث سیدنا ومولانا سید نذیر حسین سقی اللہ ثراہ (جن کی تبحر فی العلوم کا دشمن بھی مقر ہے جن سے انتفاع عالم کی بہترین انسانی ہستیوں نے روحانی پرورش پائی ہے) کے بارگاہ علوم اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ جب ہم سنتے ہیں اور پھر قوم کی طرف سے قائم کردہ کوئی عمدہ یادگار اُن کی صفحہ ہستی پر نہیں پاتے ہیں۔ تو لا محالہ ہمیں سر آوردہ اصحاب قوم کے سامنے اپنا آہ وبکا پیش کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قوم نے اہلحدیث کانفرنس قائم کرنے میں بڑی گرمجوشی ظاہر کی اور طرح طرح کی کوششیں کررہی ہے۔ مگر افسوس کہ جس کی ہستی بہت ضروری اور اقدم تھی یعنی شیخ الکل سیدنا مرحوم کی کوئی علمی یادگار اعلیٰ پیمانہ پر دہلی میں کانفرنس کے قبل یا ساتھ ساتھ قائم کرنے کا مسئلہ چھیڑا تک نہیں یا کبھی چھیڑا ہوگا تو اب تک کامیاب نہ ہوسکی۔ کیا خوب ہوتا جو قبل انعقاد کمیٹی کانفرنس پہلے مرحوم کی

ahmadimuslim.de

یادِ زندہ رکھنے کے لئے ایک درسگاہ مکمل کا مسئلہ مرحوم کے ہزاروں درد مند تلامذہ و دیگر اصحاب کے سامنے پیش کر کے اس کے قائم کرنے پر مجبور کیا جاتا اور کانفرنس کو اس کی شاخ تصور کیا جاتا (بصورت اعتراض) مسئلہ کو پیش کرنیوالے وہی حضرت ہوتے جنکے مساعی جمیلہ کا نتیجہ اہلحدیث کانفرنس ہے۔ اب بھی اگر کانفرنس اپنی گہری محبت اور وقعت قوم کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتی ہے تو اسے جلد اس امر کی تحریک اور سعی تامہ کرنی چاہئے اور جسے وہ اپنی مجلس شوریٰ تک محدود رکھی ہوئی ہے اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ اشاعت کرکے مرحوم کی روحانی اولاد الاولاد کو خصوصاً اور جماعت اہلحدیث کو عموماً مجبور کرے۔ انشاء اللہ کانفرنس کی اس مساعی میں بہت معین پیدا ہو جائینگے عرصہ دو سال کا ہوا ہے میرے دو محسن اور معزز احباب جناب مولوی قطب الدین احمد راجشاہی اور مولوی احسان اللہ دینا جپوری اس درد انگیز فسانہ کا جامہ پہن کر بشکل محرک قومی اخبار اہلحدیث کے کسی کالم میں نمودار ہوئے تھے مگر قوم نے ابتک اُن کی تائید میں خامہ فرسائی نہیں کی۔ لہذا اُن حضرات نے بھی دوبارہ تحریک نہ کی۔ مجھے جہانتک علم ہے اب بھی یہ حضرات کوشاں ہیں۔ اور اس کام کیلئے حسب وسعت اعانت فرما کر داخل حسنات ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور طبیعت پریشان میں بھی حسب استطاعت پیش کرنے کا وعدہ واثق کرتا ہوں (اور میں اُن دو حضرات کو بالخصوص فہمائش کرتا ہوں کہ جب اُنہوں نے بمقتضا ہمدردی ابتداءً اس مسئلہ کو چھیڑا ہے تو کام شروع ہونے تک قلمی تحریک سے باز نہ آئیں) الحمد للہ کہ اب انہی مساعی میں جناب مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی کا بموافقت تامہ قلمی دورہ ہے بذریعہ اخبار اہلحدیث اعانت فرما کر قوم کے دلوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔ جس کا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ حال ہی کے دو نمبروں میں بعض تازہ دم جان نثاران قوم کے دو مضامین نظر سے گزرے فی الحقیقت ہر دو مضامین میں انتہا درجہ کی دلسوزی اور سنجیدگی کے ساتھ معرض تحریر میں لائے گئے ہیں اور اُن سے کامل قدر سرگرمی اور جوش مترشح ہوتا ہے خدا کی ذات سے امید ہے کہ اس کام میں محرکین اور موئدین کی مدد کریگا۔

(عبد العزیز مبارکپوری)

سُنیت رفع الیدین

اللہ تعالےٰ جناب مولوی عبد الحمید صاحب کی محنت اور سعی کا بدلہ اُن کو عطا فرماوے۔ اور رفع الیدین نہ کرنے والوں اور اس سے چڑنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ یہ کتنی بڑی سنت ہے اور کس قدر ثبوت اس سنت کی ہیں۔ شاید ہی کوئی باب اس سے خالی ہوگا۔ اگر کہدیا جاوے کہ رفع الیدین سے بڑھکر تو کیا اس کے برابر بھی کسی سنت کے ثبوت میں حدیثیں نہیں آئیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف نہایت حذف و اختصار کے ساتھ اس کے طرق گنوا رہے ہیں اور اگر کہیں وہ سب طرق و متون مع اُن کے مباحث متعلقہ کے درج فرما دیں تو شاید برسوں میں بھی یہ مضمون ختم نہ ہو۔

اس مضمون سے علاوہ سنیت رفع الیدین ثابت ہونے کے اہلحدیث کی علم و تحقیق پر بھی کافی روشنی پڑیگی انشاء اللہ۔

مگر مجھے اپنے مخدوم جناب مولوی عبد الحمید صاحب سے یہ عرض کرنا بھی باقی ہے کہ مولینا نے رفع الیدین کو سُنت غیر موکدہ فرمایا ہے آپ کے مضمون پر نظر ڈالنے سے اُس کا سنت ہونا تو اظہر من الشمس ہے مگر غیر موکدہ ہونا بالکل حیز خفا میں ہے امید کہ یا تو آپ اس لفظ غیر موکدہ کو واپس لینگے یا اس پر بھی ایسی ہی توجہ فرماوینگے۔

بلکہ آپ کے تمام ثبوت پیش کردہ (جنپر کسیکو مجال دم زدن نہیں) کے ساتھ حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی شامل کر دینے سے تو رفع الیدین سنت موکدہ کے درجہ سے بھی بڑھکر وجوب کے درجہ کو پہنچتی ہے۔

علاوہ ازیں خود آپ کے مضمون ہی میں اس قسم کے صریح الفاظ ملتے ہیں جن سے فرضیت رفع یدین پر استدلال ہو سکتا ہے۔

مثلاً حاکم کی روایت علی علیہ السلام سے بابت فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کی تفسیر میں بامرک اذا عزمت للصلوٰۃ الخ جس سے صاف معلوم ہوا کہ وانحر میں امر خدا رفع الیدین کے لئے ہے۔

امید کہ جناب موصوف اس عاجز کی مختصر گزارش پر غور فرما کر اس تحقیق کو بھی ہاتھ سے نہ دینگے ہمارا مذہب تو تحقیق ہے جو دلائل سے ثابت ہو جائے وہی ہمارا مذہب ہے والسلام

(خاکسار یوسف فیض آبادی)

اڈیٹر:۔ یہ تقسیم کہ فلاں کام سنت ہو فلاں مستحب ہے علماء کے فہم پر مبنی ہے جس نے جس کام کو جیسا سمجھا کہدیا جس طرح نسخ آیات و احادیث محض فہم علماء پر مبنی ہے ورنہ اس کی تعیین کے متعلق نہ کوئی آیت ہے نہ حدیث۔ ایک زمانہ تھا ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسے برگزیدہ کو سوال ہوتا کہ وتر واجب ہیں۔ جواب دیتے تھے اوتر رسول اللہ واوتر المسلمون آنحضرت نے وتر پڑھے اور مسلمانوں نے بھی پڑھے ہیں۔ بارہا اس سوال کا یہی جواب دیا۔ نہ واجب کہا نہ سنت۔ مولوی عبد الحمید صاحب نے اگر مستحب کہا اور آپ نے سنت کہا تو کیا اختلاف ہوا مطلب تو یہ ہے کہ کار ثواب ہے اصل میں مستحب کہنے کی بناء مولینا شہید قدس سرہ کی تنویر العینین سے چلی ہے لیکن امر لازمی۔

فتوحات اہلحدیث چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب اودھ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں ان کو درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳

(مینجر اہلحدیث)

فتاوے

س نمبر ۸۷- جناب مولٰینا صاحب زاد عنایتکم۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام کس کس آسمانی کتاب سے ثابت ہوا۔ چار اصلی آسمانی کتابوں میں جسقدر نبیوں کے نام ملتے ہیں وہ تعداد میں کسقدر ہیں۔

ج نمبر ۸۷- قرآن مجید میں جتنے ہیں وہ تو شمار ہو سکتے ہیں۔ مگر سائل پہلی کتابوں کا حال بھی پوچھتا ہے اس لئے سارا حال مجھے معلوم نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۸۸- تمام انبیاء اسی آدم کی اولاد تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ آدم سے کتنی مدت کے بعد تولد ہوئے۔

ج نمبر ۸۸- اس مدت کی تاریخ نہیں ملتی۔

س نمبر ۸۹- حضور کی حجامت کس طرح کی تھی۔

(منشی عبد الصمد از نروٹ جیمل سنگھ)

ج نمبر ۸۹- حضور علیہ السلام کے بال مختلف اوقات میں مختلف طرح کے تھے بلکہ کبھی کندھوں تک۔ کبھی کانوں تک یہ سب ذکر شمائل ترمذی میں ملتا ہے جس کا ترجمہ خصائل النبی دفتر اہلحدیث سے مل سکتا ہے۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۰- ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا کس حدیث سے ثابت ہے؟

(ممتاز علی خان سلطان پور۔ اودھ)

ج نمبر ۹۰- صحیح بخاری میں حدیث ہے۔

س نمبر ۹۱- تلاوت قرآن شریف یا اذان کے وقت السلام علیکم کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۱- مجھے ایسی کوئی روایت یاد نہیں کسی صاحب کو ہو تو اطلاع دیں۔

س نمبر ۹۲- رافضی مذہب جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گالی دینے والا اور قرآن شریف کو بیاض عثمانیہ بنانے والا ہے انکی اقتدا جماعت نماز میں کس کتاب سے ثابت ہے بحوالہ کتاب تحریر فرمائیے کیونکہ آیت وارکعوا سے یہ مطلب کسی عالم سنی المذہب نے اپنی کتاب میں نہیں تحریر فرمایا اور نہ کسی عالم اہلحدیث سے سُنا (ایضاً)

ج نمبر ۹۲- بیاض عثمانیہ کہنے والے کا مطلب اگر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے خدائی کتاب نہیں ہے تو ایسا شخص کافر ہے اُس کی اقتدا کسی طرح جائز نہیں یقین کامل ہے کہ وہ نماز کو فرض نہ جانتا ہوگا کیونکہ نماز کی فرضیت تو قرآن ہی سے ملتی ہے جسکا وہ منکر ہے۔ اور اگر بیاض عثمانی سے اُس کی یہ مراد ہے کہ ہے تو خدائی کتاب مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمع کیا ہے تو ایسے شخص کی اقتدا وارکعوا مع الراکعین میں آسکتی ہے حافظ ابن حزم کتاب ملل والنحل میں ہر ایسے شخص کی اقتدا کو جائز کہتے ہیں جو نماز کو فرض جان کر پڑھتا ہے اور اس دعوے پر آیت اجیبوا داعی اللہ وغیرہ کو پیش کرتے ہیں یہی معنے ہیں حدیث صلوا٭ خلف کل برو فاجر کے۔

س نمبر ۹۳- بالغ مرد کو نامحرم عورت کا دودھ پینا کس حدیث سے ثابت ہے حدیث اور اسکا مطلب تحریر فرمائیے کیونکہ آپ نے جس پرچہ میں تحریر فرمایا ہے یہاں نہیں ہے (ایضاً)

(۲ر داخل غریب فنڈ)

ج نمبر ۹۳- صحیح مسلم کی روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا کہ میرے گھر میں ایک لڑکا تھا جواب جوان ہو گیا ہے اس لئے گھر میں اُس کا آنا میرا خاوند پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت نے فرمایا تُو اُس کو اپنا دودھ پلادے۔

س نمبر ۹۴- وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہاتھ نیچے چھوڑ کر پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ اس کی تشریح کر دیجئے کیونکہ بعض بطور دعا کے ہاتھ اُٹھا کر پڑھتے ہیں اور بعض ہاتھ نیچے لٹکا کر۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۴- وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کی کوئی روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہوئی نہ ہاتھ باندھ کر نہ چھوڑ کر۔ اس لئے سب برابر ہیں جس طرح چاہے پڑھ لے انما الاعمال بالنیات

س نمبر ۹۵- عورتوں کی جماعت مکان کے اندر جائز ہے یا نہیں۔ (ایضاً)

ج نمبر ۹۵- مکان کے اندر بھی جائز ہے اور باہر بھی جہاں پردہ سے پڑھ سکیں۔ (ایضاً)

س نمبر ۹۶- بجائے زیر ناف یا سینہ کے اگر ہاتھ شکم کے اوپر باندھکر نماز پڑھی جائے تو از روئے حدیث جائز ہے یا نہیں (ایضاً)

ج نمبر ۹۶- یہ بھی بعض اماموں کا مذہب ہے مگر حدیث میں یہ طریق میں نے نہیں پایا۔ نماز جائز ہوگی انشاء اللہ۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۹۷- ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ عورت منکوحہ کی ایک لڑکی پہلے خاوند سے ہے اب شخص مذکور چاہتا ہے کہ اُس لڑکی کا عقد اپنے لڑکے سے جو کہ اُس کی پہلی بیوی سے ہے کر دیوے۔ کیا درست ہے؟ (گوہر علی)

ج نمبر ۹۷- اگر کوئی اور رشتہ حرمت اندونوں میں نہیں ہے بلکہ صرف صورت مرقومہ ہے۔ تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۸- حقیقی برادر کے بیٹے کی بیوی سے نکاح جائز ہے؟

ج نمبر ۹۸- اگر کوئی رشتہ حرمت نہیں بلکہ محض صورت مرقومہ ہے تو کر سکتا ہے۔

س نمبر ۹۹- جن عورتوں کو یکے بعد دیگرے دو یا تین نکاح کرنے پڑتے ہیں وہ جنت میں کس خاوند کے پاس ہونگی؟

(راقم گوہر علی از موضع سیاہ بونڈ ڈاکخانہ مجیٹھہ امرتسر)

ج نمبر ۹۹- بموجب حدیث (تفسیر ابن جریر) جس خاوند کا اُس عورت سے سلوک اچھا ہوگا اُس کے ساتھ جنت میں رہیگی۔

(داخلہ غریب فنڈ ندارد)

اطلاع- فی سوال مطبوعہ جواب کے لئے ۳ پائی اور قلمی کے لئے ۶ پائی۔ درخواست کے سوال کے ساتھ فی ٹکٹ ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں۔

٭ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

سراج الاخبار اور انجمن اہلحدیث جہلم

ہمعصر سراج الاخبار جہلم نے انجمن اہلحدیث جہلم کو جلسہ کے انتظام اور دیگر امور پر بحیثیت مذہبی چند اعتراض کئے ہیں اُنکا جواب آئندہ دیا جائیگا۔

تاریخ وفات

خان بہادر ڈاکٹر عبد الرحیم مرحوم کی وفات سے جو مسلمانوں کو عموماً اور اہلحدیثوں کو خصوصاً نقصان پہنچا ہے اُس کی تلافی انسانی نگاہ میں مشکل ہے خدا سے دعا ہے کہ مرحوم کی اولاد میں سے اس کی تلافی کرائے مرحوم کی تاریخ وفات ایک اخبار میں چھپی ہے۔

چو عبد الرحیم آں طبیب لبیب
بجاں آفریں ناگہاں جاں بداد
دراطراف واکناف ہندوستاں
ندا بر آمد کہ مغفور باد
۳۳ ۱۳ھ

غفر اللہ ورحمہ۔

صلاح اخبار اہلحدیث

(۱) اسکے نمبر صفحات لگاتار ہوں سال کے بعد ایک جلد پوری کے صفحات معلوم ہوں (۲) نیز سال کے بعد ایک فہرست لگانی چاہیے تاکہ مضامین کا پتہ لگ سکے۔ (غلام حسین کلرک خریدار ۲۷۸۵)

جواب اخبار کی خریداری کا سلسلہ روز جاری رہتا ہے پھر جو آج خریدار بنتے ہیں اُن پر یہ ضروری نہیں اور نہ وہ پسند کرتے ہیں کہ وہ ابتدا رسال کے پرچے بھی خریدیں اس لئے اُن کے ہر ایک ایسے خریدار کا سلسلہ جو ابتدا رسال سے خریدار نہ ہو ناقص رہیگا جس سے اخبار کی حیثیت میں بہت فرق آئیگا ان سب وجوہات پر نظر کرکے جو کیا جاتا ہے یہی مناسب ہے تاہم اگر اور صاحب بھی اس تجویز کو مستحسن سمجھینگے تو آئندہ سال سے درمیان صفحہ کے مسلسل ہندسے بڑھا دئے جاوینگے انشاء اللہ فہرست کی بابت بھی یہی جواب ہے کہ خریدار ہر روز تبدیل ہوتے رہتے ہیں فہرست دیں تو کس کی لہذا یہ بہتر ہے کہ ہر خریدار اپنے شوق سے قلمی فہرست لگا رکھیں جو اخبار جائے اُس کے عنوانات درج فہرست کریں۔ تاہم اگر اور صاحب بھی فہرست کا تقاضا کرینگے تو سال آئندہ کے شروع پرچہ میں گزشتہ سال کی دیجادیگی۔

دعاء صحت

میری بیوی مرض بخار میں عرصہ چھ ماہ سے مبتلا ہے ناظرین للہ دعاء صحت کریں

مخدوم شریف (خریدار ۱۵۸۳)

اللھم اشفہا بشفائک ودواءک واھاہل وائک وعافہا بفضلک •

دعاء صبر واطمینان

میرے مذہبی مخالفوں نے میرے اہلحدیث ہونے کی وجہ سے مجھ پر سخت ظلم کئے میرا تمام مال واسباب چھین لیا ناظرین میرے لئے صبر واستقامت کی دعا کریں (مولوی محمد بنگالی) اللہ صبر وتحقیق بختے

اطلاع متعلق سوالات طبیہ

جب سے سوالات طبیہ کا سلسلہ شروع ہوا ہے کثرت سے سوال آتے ہیں خطرہ ہے کہ کسی روز سارا اخبار ہی نہ روک لیں۔ اس لئے اس قسم کے سوالات کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے کہ فی سوال کم از کم ۲ر غریب فنڈ کے لئے آنے چاہئیں جو صاحب ابد صحت بطور شکریہ فنڈ کو مزید عنایت کرینگے سرجب شکریہ ہونگے۔ آئندہ اس قسم کے سوالات پر نمبر لگائے جاوینگے مجیب صاحب صرف اتنا لکھا کرینگے "بجواب نمبر فلاں مندرجہ تاریخ فلان"

جواب

سوال مندرجہ ۲۲ر جنوری حافظ غلام نبی پوست ہلیلہ زرد ۲ تولہ + پوست ہلیلہ کابلی ۲ تولہ + پوست آملہ مقشر ۲ تولہ + مغز کدو ۲ تولہ + مغز کشنیز خشک ۲ تولہ گلسرخ یک تولہ + مغز بادام ۳ تولہ + مغز خیارین ۲ تولہ تخم خشخاش ۳ تولہ + اسطوخودوس یک تولہ + کشتہ چاندی یک تولہ + کشتہ مرجان یک تولہ + گاؤ زبان یک تولہ کشتہ قلعی یک تولہ + شہد ۲۷ تولہ + مصری ۲۷ تولہ ان ادویات کا معجون تیار کرکے ۲ ماشہ رات کو بعد از طعام ہمراہ شیر نیم گرم کے استعمال میں لاویں انشاء اللہ ضعف دماغ وبصر کو فائدہ عظیم ہوگا (حکیم حاذق نور الدین جہید از لاہور)

ایضاً جواب دوم

فلفل سیاہ چھ ماشہ کو چھ ماشہ روغن بادام شیرین میں ایک روز تر رکھیں پھر نکال کر خوب باریک پیس کر پاؤ بھر پیسی شکر میں ملالیں۔ اور شکر کو پاؤ بھر گائے کے گھی میں ملاکر کسی مرتبان میں رکھیں پس صبح نہار ڈھائی تولہ کھالیا کریں۔ انشاء اللہ بیحد فائدہ بخشیگا مقوی دماغ اور مقوی بصر بھی ہے۔ اور نیز اسی اخبار مورخہ ۲۲ر جنوری میں ایک صاحب اپنی ہمشیرہ کا اسم مرض ودوا دریافت کرتے ہیں۔ میرے نزدیک انکی ہمشیرہ کو صرع ہے۔ یہ گولیاں تیار کرلیں اور ایک گولی صبح اور ایک گولی شام عرق بادیان ۲ تولہ کے ہمراہ استعمال کرائیں انشاء اللہ نہایت مفید ثابت ہونگی۔ دعاقرقرحا چھ ماشہ + فلفل سیاہ ۶ ماشہ + اسطوخودوس ۴ ماشہ زعفران ایک ماشہ + گل منڈی ۵ ماشہ + سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر شہد خالص میں ملاکر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

دیگر ایام سرما تک جریان کی مجرب دوا بلاقیمت اُن صاحب کو دیجاویگی جو اخبار اہلحدیث ایک سال تک خود یا کسی غریب کے نام جاری فرماویں۔ یا حسب لیاقت غریب فنڈ میں دیں۔

(حکیم نذیر احمد ڈاوی سید واڑہ)

طلب دوا

مجھکو سم الفار یعنی سنکھیا کے کشتہ کرنے کی ضرورت ہے کئی طریقوں سے کیا مگر نہیں ہوا اگر کسی صاحب کو معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرکے مشکور فرماویں بعد تجربہ حاصل ہونے کے ایک سال کے واسطے اخبار کسی کے نام جاری کرادونگا فقط۔ والسلام

(احمد اللہ خیاط سانڈی ضلع ہردوئی)

تلاش ترکیب شنگرف

مجھکو کشتہ شنگرف بنانے کی ترکیب کسی صاحب نے نامکمل بتلائی تھی۔ کسی صاحب کو مکمل معلوم ہو تو مہربانی کرکے بذریعہ اخبار یا خط مطلع فرماویں تو ممنون ہونگا۔

(منشی عبد الرحمن از مقام نروٹ جیمل سنگھ)

• (ضلع گورداسپور پنجاب)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ جرمن اور انگریزی جنگی جہازوں میں ایک وسیع معرکہ ہوا جس میں ایک جرمن جنگی جہاز بلوچر غرق ہوگیا اور دو دیگر جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔

بلوچر پر ۸۸۵ ملاح تھے جن میں سے ۲۰۰ بچا لئے گئے۔ انگریزی بیڑے میں صرف ایک جہاز لائن کو نقصان پہنچا اور وہ چند روز تک مرمت ہو جائیگا۔

جرمنی نے اعلان کیا کہ ایک انگریزی جنگی جہاز بھی غرق ہوا ہے اس پر انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا کہ جرمن اعلان جھوٹا ہے۔ اور ہمارے تمام جہاز صحیح سالم ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے بحیرۂ شمالی میں ایک انگریزی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز آئرلینڈ کے شمال میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگیا اور اسکے تمام آدمی بھی غرق ہوگئے۔

ملبورن کے قریب ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک جرمن جہاز کو غرق کر دیا۔

فرانس میں گزشتہ دو ماہ میں جرمن پسپائی اور فرانسیسی پیشقدمی پر فرانس کی رپورٹ حسب ذیل ہے:۔ فرانسیسی فوجیں ییسر کے بائیں کنارے پر مسلط ہوئیں۔ سینٹ جارج مسخر کیا گیا۔ ہیرس کے گرد محاذ کو وسعت دی۔ سمندر اور رلس کے مابین جرمن پیدل سپاہ کے سخت حملوں کا انسداد ورلس اور بوئسل اور کونسنی ان سینٹری کی تسخیر و جرمن خندقوں کی بہت سی لائنیں تصرف میں لائی گئیں۔ علاقہ پروسے میں ایک کیلومیٹر اور پرتھس کے نواح میں دو کیلومیٹر پیشقدمی کی۔ دشمن دریا سے اوپرے دھکیل دیا گیا۔ جنگلات بالخصوص لاپرٹری میں نمایاں ترقی کی گئی وستاج اور سٹین ہاک پر تسلط اور التکرچ کی بسمت پیش قدمی عمل میں آئی۔

روما (اٹلی) کا تار ہے کہ جرمن اور آسٹروی فوجوں کے تبادلہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ بہت سی جرمن سپاہ ہنگری اور آسٹروی سپاہ فلینڈرز بھیجی جائیگی۔

ایک افسر نے جنگی ہتھیاروں کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ایک ایسی پستول استعمال کر رہے ہیں کہ جس کی گولی زمین کو روشن کر دیتی ہے نیز جرمنوں نے ایک زمینی تارپیڈو نکالا ہے جو زمین میں سوراخ کر دیتا ہے۔

ہالینڈ کی گورنمنٹ نے جرمنی سے اعتراض کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ کی سرزمین پر سے پرواز کر کے نکلجاتے ہیں جس سے اسکی غیر جانبداری میں خرق آتا ہے۔

اخبار ہینڈلس بلاڈ کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ انگریزی ہوابازوں نے مقام ایسن (جرمنی) کے موٹر مرمت کرنے کے سرکاری کارخانہ کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ جس میں چار سو موٹر کاریں بھی تھیں۔

ہالینڈ کے ایک ماہی گیر جہاز کے آدمیوں کا بیان ہے کہ اُنہوں نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو سمندر میں غرق ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ لیکن سمندر کے متلاطم ہونے کے باعث وہ اُس کی مدد نہ کر سکے۔

انگریزی محکمہ بحر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے ہوائی جہاز نے زیبرگ میں دو آبدوز کشتیوں اور ایک توپ کو بم پھینک کر سخت نقصان پہنچایا۔

آسٹریا کا ولیعہد جرمنی گیا ہے۔ جس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔

جرمن ہوائی جہازوں نے ڈنکرک پر حملہ کیا۔ دو انگریزی ہوا باز میجر ریلہ اور کپتان ریچ ہلاک ہوگئے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے شہر لیباؤ پر بم پھینکے۔ اس کے جواب میں قلعوں سے گولہ باری کی گئی جس سے ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑا۔ جہاں ایک کشتی نے ہوائی جہاز مذکور کو تباہ کر کے دو آدمی گرفتار کر لئے۔

مقام قسطنطنیہ کے متصل نہر سویز پر انگریزی اور ترکی فوجوں میں ایک جھڑپ ہوئی۔

روسیوں کا بیان ہے کہ آسٹریوں نے گلیشیا میں پھر سخت سرگرمی ظاہر کرنی شروع کی ہے۔

روسیوں کا بیان ہے کہ مشرقی جرمنی میں انہوں نے جارحانہ کارروائی جاری کر رکھی ہے۔ اور دشمن کو بھگا دیا ہے۔ جرمنوں نے دریائے وسچلا کے قریب جارحانہ کارروائی شروع کی تھی مگر وہ سخت نقصان کے ساتھ پسپا کر دئے گئے۔

ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار عدن لکھتا ہے کہ ملا سمالی لینڈ چند دنوں سے بڑی سرگرمی ظاہر کر رہا ہے۔ اُس نے اپنی فوجوں کو شلیم بربرس اور براؤ پر قبضہ کر لینے کو بھیجا ہے۔

ملا سمالی لینڈ کی تین ہزار فوج نے وارسنگلی قوم پر حملہ کیا۔ ملا کے ایک سو اور وارسنگلیوں کے دو سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے۔

ملا کے آدمیوں نے وارسنگلیوں کے کئی مقام لیلئے اور اُن کے مویشی چھین لئے ہیں۔

پچھلے دنوں جو اٹلی میں ہولناک زلزلہ آیا تھا اور اٹلی میں سخت تباہی برپا ہوئی تھی اُس پر شاہ جرمنی اور آسٹریا نے تعزیت کے تار اٹلی کو نہیں بھیجے۔ اٹلی میں اسپر خوب حاشئے چڑھائے جا رہے ہیں۔

کہتے ہیں کہ گورنمنٹ رومانیہ نے ان لوگوں کو جو ممالک غیر میں ہیں فی الفور واپس آ کر اپنی اپنی رجمنٹوں میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔ کہتے ہیں کہ جرمنی کو روز بروز مالی مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔

گورنمنٹ فرانس کا بیان ہے کہ جرمنوں نے مدافعانہ کارروائی کا وسیع پیمانے پر انتظام کر رکھا ہے انہوں نے خندقوں کی صدہا لائنیں سیمنٹ کی بنا رکھی ہیں۔

درخواست جنازہ - جناب ابوالرجا رشید محمد صاحب بھٹنڈہ سے اپنے والد مرحوم کے لئے ناظرین اہلحدیث سے دعاء مغفرت اور نماز جنازہ کی مستدعا کرتے ہیں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

مومیائی

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔

جوان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اسکا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہوتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بڈھے۔ بچے۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؎ آدھ پاؤ ۲۳؎ پاؤ ۴۵؎ پختہ ۶؎ مع محصولڈاک غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی ابو محمد شریف احمد صاحب۔ مدرسہ نجم الہدیٰ۔ موضع شیخپورہ ضلع مرشد آباد سے لکھتے ہیں :۔

مہربانمن۔ السلام علیکم۔ عرصہ دراز منقضی ہوا آپ سے مومیائی منگائی گئی تھی اور دوسروں کو بھی منگادی گئی تھی۔ فی الحقیقت آپکی مومیائی اپنے اندر وہ اوصاف رکھتی ہے۔ جو فہرست میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ اور واقعی اس میں شفا ہے جس سے صاحب عوارض صحتیاب ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ متوکل علی اللہ و معتقد علیہ استعمال میں لاویں۔

فی الحقیقت شافی ہر کس خداست + مومیائی دافع جملہ بلاست
گرچہ ہست یک یک دوا یک مرض را + مومیائی جامع جملہ دواست

بنا علیہ اسپکی جاتی ہے کہ بنام اس حقیر کے ایک پاؤ پختہ مومیائی بصیغہ ویلو ارسال فرمادیں۔ یکم جنوری ۱۹۱۵ء (باقی شہادات آئندہ درج ہونگی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

مفید و کار آمد کتابیں

خداوند کی ماں } یہ رسالہ بجواب امہات المومنین ایک بی اے گریجوایٹ کی تصنیف ہے۔ مذہب عیسوی کی تردید میں بے نظیر کتاب ۴/

خداوند کا باپ } یسوع ناصری کے آباؤ اجداد کے حالات بعنوان کتاب کا نام ہی سے ظاہر ہے۔ ایک بی اے گریجوایٹ کا نوشتہ۔ قیمت ۴/

بدور السافرہ کا اردو ترجمہ } یہ کتاب امام الہمام حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ امام ممدوح نے قرآن کریم کی ان آیات کو جن میں حشر و نشر حساب و کتاب۔ پلصراط۔ حوض کوثر۔ شفاعت۔ میزان۔ نشر اعمال بہشت دوزخ کا بیان ہے۔ اس میں جمع کرکے حدیث نبوی کے ساتھ ان کی تفسیر کردی ہے اردو زبان میں یہ کتاب جامع ہے۔ قیمت ۱۲/

انوار قدسیہ } یہ کتاب امام المتقین شیخ عبدالوہاب صاحب شعرانی کی تصنیف کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اولیاء اللہ کے مقامات و علامات کا مفصل بیان ہے۔ اس میں بالتفصیل دکھایا گیا ہے۔ کہ طالب صادق کس طرح انوار الٰہی کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اور اپنے قلب کا تزکیہ۔ جو لوگ صوفیائے کرام کے نقش قدم پر چل کر روحانی مدارج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کا ضرور مطالعہ کریں ۱۰/

انسان اور اس کی تقدیر } تقدیر کے مسئلہ پر مولوی محمد فیروز الدین صاحب فیروز ڈسکوی نے ایک جامع و مانع کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ سوا چار سو صفحہ (۴۲۴) کی کتاب قیمت ۱۲؎

چھوت چھات } نام ہی سے ظاہر ہے۔ کہ کتاب کیسی ضروری اور مفید ہوگی۔ چھوت چھات پر دلچسپ کتاب ۴/

الادلۃ العقلیہ فی عقائد اسلامیہ } اس کتاب میں قرآن کریم کے اہم مضامین پر دلائل عقلیہ و فلسفیہ مباحثہ کیا گیا ہے۔ اسلام مقدس کے وہ مضامین جو عقائد اسلام کہلاتے ہیں۔ بالکل سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق حل کئے گئے ہیں۔ تمام خوبی دیکھنے پر منحصر ہے ۸/

خیر کثیر در اثبات وجود رب قدیر } دہریوں کے عموماً اور نئی روشنی کے دلدادہ نوجوانوں کے ان اعتراضات کا جواب۔ جو وہ ذات باری تعالیٰ کی ہستی پر کرتے ہیں۔ عقلی و نقلی دلائل سے نہایت مکمل اور مدلل طور پر دیا گیا ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کا عینی مشاہدہ۔ ۳۰/

ہدایت الانسان الی سبیل العرفان

مصنفہ حضرت حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی۔ جس میں ذکر اور اہل الذکر کے طریقے وغیرہ مندرج ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا حال بھی مختصر مذکور ہے۔ صوفیائے کرام کے لئے نادر تحفہ ۱۲/

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

ahmadiyyamuslim.de

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے علاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے۔ بضعف دماغ اور سرعت کو دفع کرکے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عمر

طلا۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں دس دن کے اندر دور ہوجاتے ہیں اور عضو اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ... روز ... اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عمر

مجرب ... مرہم ... ہر قسم کی ... کے لئے اکسیر ہے

مرہم منور چشم۔ اس مرہم کے استعمال سے دھند جالا غبار سبلی پانی بہنا وغیرہ دور ہونے کے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہوجاتی ہے۔ قیمت فی تولہ عمر

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہوجاتی ہے قیمت فی تولہ ۸؍

ملنے کا پتہ منیجر شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ حکیم چوک

صحیح بخاری و صحیح مسلم

کی قیمت میں تخفیف رعایت بھیجم صفر سے اخیر ربیع الاول تک

صحیح بخاری۔ پارہ اول تا ہشتم مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ انوار الاسلام امرتسر اصلی قیمت للعہ رعایتی مجلد عہ

بلاجلد

پارہ اول صحیح مسلم باب الطلاق ثم الکفر علی من ترک الصلوۃ تک مترجم اردو حاشیہ شدہ مطبوعہ مطبع انوار احمدی امرتسر اصلی ۱۶؍ رعایتی

نیل الاماں۔ زہد وتصوف میں منظوم پنجابی مصنفہ مولوی عبدالحی صاحب سکنہ کلاس والہ اصل قیمت ... رعایتی ...

جن پنجابیوں کو چاہئے کہ درخواستیں بھیجیں ایک روپیہ کے کم ویلو کل قیمت ہمراہ درخواست ارسال فرماویں۔ فہرست اور مفصل ہو۔ کتابیں بذریعہ پیکیٹ ارسال ہونگی محصولڈاک بہرحالت بذمہ خریدار۔ المشتہر

نور محمد عبدالرحمن تاجران کتب دینیہ

فیروزپور شہر دروازہ ملتانی

تیرہویں صدی ہجری کے مجدد

یعنی حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات مخلص تھے لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی زیارت نصیب ہوئی جنکو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے جنکی سواری سے جانور حرام عنقا نکلا جیسے نواب امیر علی خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں گیا اور جنگ سے تائب ہوگیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہوجاتے جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں آنحضرت سرور کائنات سے نصیحت پا کر رافضی تائب ہوا جن کی دعا سے دولت بخشی اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہوگئیں ... تو راستے میں انگریزوں نے الحذر ... مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہوگئی ... سکھ مہا خواب دیکھ کر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات کے لئے پوری ... صوفی کی کتاب سے ... ملاحظہ فرمائیے قیمت علاوہ محصولڈاک صرف دو روپیہ ۲؍

ملنے کا پتہ منیجر صوفی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

اشتہار عام

ہماری دوکان میں لونگی ڈبک سوتی و ریشمی ... دار ہر رنگ قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے جن صاحبان کو پہننے کے واسطے لونگی یا ڈبک درکار ہو وے۔ وہ ہماری دکان سے منگا کر مشکور فرماویں۔

اور دوکانداروں کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہر

غلام محمد خاں حسن محمد خان لونگی فروشان

سکنہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

مولود شریف کے سچے واقعات

کو سب مسلمان سننا چاہتے ہیں۔ مگر افسوس جس کتاب میں سچے واقعات ہوں اسکو نہیں دیکھتے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر کا

نبی نمبر

صحیح واقعات کا ذخیرہ اور مجموعہ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور پاک زندگی کے حالات معلوم ہوسکیں قیمت مع محصول ۸؍ فیس منی آرڈر ۲؍ کل ۱۰؍ عہ

کے بھیجنے سے ملیگا (منیجر)

الفاروق۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری نوشتہ علامہ شبلی نعمانی عہ

سیرت البخاری۔ امام بخاری علیہ السلام کی سوانح عمری عہ

اسلام اور برٹش لا یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی قانون ہی موجب نجات ہے ۱۲؍

تقابل ثلاثہ۔ توریت۔ انجیل۔ اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت بیسیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ قیمت مع محصول عہ

ادب العرب صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خواں طلبہ استاد کی بغیر سمجھنے اور کامیاب ہوسکے۔ تعالی گرامی علماء نے اسکو پسند فرمایا ہے ۶؍

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث پریس ... لاہور میں چھپا کر ... امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے شائع کیا۔